SUN.26April.2026
VOLUME: 22 NO:199
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی
روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 26/اپریل 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 100
7/ذیقعدہ 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

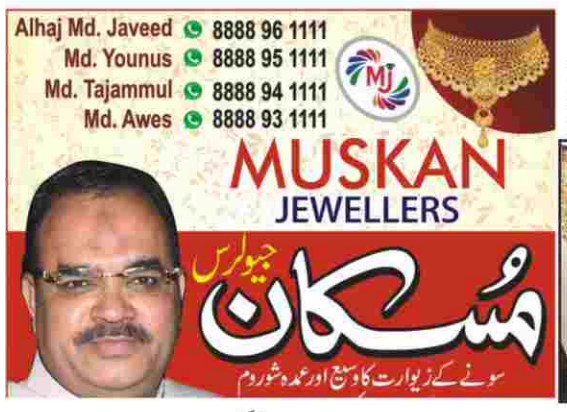

منی پور تشدد: امن کا مطالبہ لے کر وزیر اعلیٰ کی رہائش گھیرنے ہزاروں افراد نکلے
پولیس نے داغے آنسو گیس کے گولے

امپھال: م (ایجنسیز) منی پور میں تشدد تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ ہفتہ کے روز ریاست کی راجدھانی امپھال میں مستقل امن کا مطالبہ لے کر وزیر اعلیٰ رہائش کی طرف بڑھ رہے ہزاروں مظاہرین کا پولیس کے ساتھ تصادم ہوگیا۔ حالات کو قابو میں کرنے کے لیے سیکورٹی فورسز کو آنسو گیس کے گولے چھوڑنے پڑے۔ یہ احتجاجی مظاہرہ 'میتی تنظیم کوآرڈینیٹنگ کمیٹی آن منی پور انٹگریٹی' کے بینر تلے منعقد کیا گیا تھا۔ آج منی پور کی سالمیت کے لیے کام کرنے والی 'سی او او ایم آئی' کی اپیل پر ہزاروں لوگ سڑکوں پر اترے۔ یہ مظاہرین شہر کے مختلف حصوں سے 4 الگ الگ ریلیوں کی شکل میں وزیر اعلیٰ رہائش کی طرف بڑھ رہے تھے، حالانکہ پولیس اور اضافی سیکورٹی فورسز نے پہلے سے ہی بابو پاڑا واقع وزیر اعلیٰ رہائش کے چاروں طرف سیکورٹی کا سخت پہرہ لگا دیا تھا۔ کیسامپت جنکشن، کانگلا گیٹ، کونگ مماتنگ اور موئرانگ کھونگ جیسے اہم مقامات پر زبردست بیریکیڈنگ کی گئی تھی۔ افسران کے مطابق جب بھیڑ نے امپھال مشرق ضلع کے کھورئی لاملونگ علاقہ میں بیریکیڈس توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی، تو پولیس نے انھیں روکنے کے لیے آنسو گیس کے گولے داغے۔ یہ علاقہ وزیر اعلیٰ کی رہائش سے محض 2 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ احتجاجی مظاہرہ میں شامل لوگ ہاتھوں میں تختیاں اور بینر لیے ہوئے تھے۔ ان کے اہم مطالبات میں بشنو پور ضلع میں حال ہی میں ہوئے بم دھماکہ میں ہلاک 2 معصوم بچوں کے لیے انصاف کا مطالبہ بھی شامل تھا۔ مظاہرین کا مطالبہ یہ بھی تھا کہ نسلی تشدد کے سبب نقل مکانی کو مجبور ہوئے ہزاروں لوگوں کی فوری بازآبادکاری کی جائے۔ مظاہرین نے حکومت پر الزام عائد کیا کہ 3 مئی 2023 سے شروع ہوئے بحران کے باوجود ابھی تک کوئی ٹھوس حل نہیں نکالا گیا ہے۔ بہرحال، آج کافی ہنگامہ اور تصادم کے بعد مظاہرین کے ایک نمائندہ وفد کو وزیر اعلیٰ وائی کھیم چند سنگھ سے ملنے کی اجازت دی گئی۔ ملاقات کے بعد سی او او ایم آئی کے کنوینر وائی دھیرین نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے وزیر اعلیٰ کو اپنے مطالبات پر مبنی عرضداشت پیش کر دیا ہے۔ دھیرین نے الزام عائد کیا کہ سیاسی عزائم کی کمی اور الگ الگ بیانیے کے سبب امن کوششوں میں رخنہ پیدا ہو رہا ہے۔

ٹرمپ نے اپنے وفد کو پاکستان جانے سے روک دیا
'اگر ایرانی مذاکرات چاہتے ہیں تو ہمیں فون کر لیں'

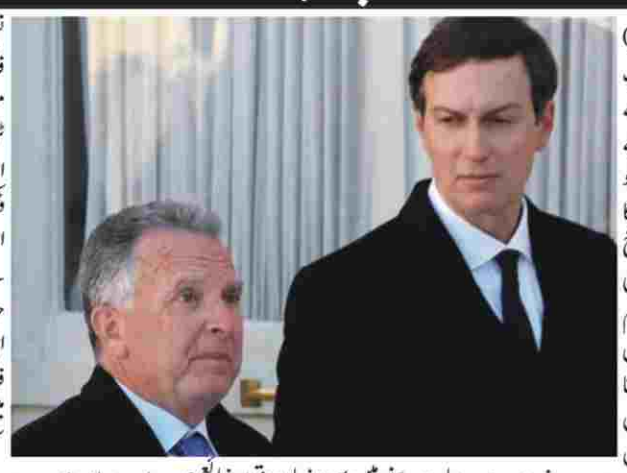

واشنگٹن: (ایجنسیز) ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران سے مذاکرات کے لیے اپنے نمائندوں سٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر کا دورہ پاکستان منسوخ کر دیا ہے۔ امریکی صدر کا کہنا ہے کہ 'تمام پتے ہمارے پاس ہیں۔ اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں فون کرنا ہوگا'۔ اس سے قبل عباس عراقچی کی قیادت میں ایرانی وفد نے دورہ پاکستان مکمل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جنگ کے مستقل خاتمے کے لیے فریم ورک سے متعلق مؤقف شیئر کر دیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران سے مذاکرات کے لیے اسلام آباد جانے والے اپنے وفد کو روک دیا ہے۔ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر پیغام میں انھوں نے لکھا: 'میں نے ایرانیوں سے مذاکرات کے لیے اسلام آباد جانے والے اپنے نمائندوں کا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ سفر میں بہت زیادہ وقت ضائع ہو جاتا ہے اور کام بہت ہے!' ٹرمپ نے لکھا کہ ایران کی قیادت میں بھی شدید باہمی اختلاف اور ابہام پایا جاتا ہے، 'کسی کو نہیں معلوم کہ اصل میں ذمہ داری کس کے پاس ہے۔' ٹروتھ سوشل پر پوسٹ میں امریکی صدر کا کہنا تھا: 'تمام پتے ہمارے پاس ہیں۔ اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو بس ہمیں فون کرنا ہوگا'۔ امریکی نشریاتی ادارے فاکس نیوز کے مطابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ امریکی ایلچی سٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر اب مذاکرات کے لیے پاکستان نہیں جائیں گے۔ نشریاتی ادارے کے مطابق فاکس نیوز سے گفتگو میں صدر ٹرمپ نے کہا: 'تمام پتے ہمارے پاس ہیں، وہ جب چاہیں ہمیں فون کر سکتے ہیں، لیکن اب ایسا نہیں ہوگا کہ آپ زبانی جمع خرچ کے لیے 18 گھنٹے کی پرواز کریں۔' فاکس نیوز کے مطابق امریکی صدر نے اس کے وائٹ ہاؤس کے نامہ نگار کو بتایا: 'کچھ دیر پہلے میرے لوگ روانگی کی تیاری کر رہے تھے جب میں نے ان سے کہا کہ نہیں! آپ وہاں کے لیے 18 گھنٹے کی پرواز نہیں لیں گے۔'

اقتدار کے لالچ میں بی جے پی اور ترنمول کانگریس نے
مغربی بنگال کی عوام کا بہت نقصان کیا: راہل گاندھی

جنوبی 24 پرگنہ: (ایجنسیز) مغربی بنگال میں پہلے مرحلہ کی پولنگ 23 اپریل کو ہو چکی ہے، اور اب 29 اپریل کو ہونے والی دوسرے مرحلہ کی پولنگ کے لیے سیاسی تقاریب کا سلسلہ عروج پر ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی آج مغربی بنگال کے 3 اہم شہروں میں انتخابی ریلیوں سے خطاب کرتے ہوئے دکھائی دیے۔ انھوں نے آج کولکاتا، جنوبی 24 پرگنہ اور ہگلی میں منعقدہ جلسۂ عام کے دوران مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت دونوں کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے بی جے پی-ٹی ایم سی پر عوامی مسائل کو نظر انداز کرنے اور صرف اقتدار کی سیاست کرنے کا سنگین الزام عائد کیا۔ جنوبی 24 پرگنہ میں اپنے خطاب کے دوران راہل گاندھی نے مقامی ریڈی میڈ صنعت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس صنعت سے وابستہ افراد کو نہ ریاستی حکومت سے مدد ملی اور نہ ہی مرکزی حکومت سے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی آواز پارلیمنٹ تک پہنچانے کے لیے ان کا ساتھ دیں۔ اس موقع پر انہوں نے علامتی انداز میں کہا کہ اگر یہاں کے لوگ ان کے لیے ایک سفید ٹی شرٹ تیار کریں تو وہ اسے پہن کر لوک سبھا میں ان کی نمائندگی کریں گے۔ کولکاتا میں جلسے کے دوران راہل گاندھی نے تاریخی شخصیات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "سبھاش چندر بوس، مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل جیسے رہنما کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکے۔ وزیر اعظم نریندر مودی خود کو طاقتور رہنما کے طور پر پیش تو کرتے ہیں، لیکن عالمی سطح پر کمزور موقف اختیار کرتے ہیں۔" انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ بی جے پی کو صرف کانگریس ہی شکست دے سکتی ہے کیونکہ کانگریس ایک نظریاتی پارٹی ہے اور وہ بی جے پی سے کسی بھی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرے گی۔ راہل گاندھی نے اپنی 'بھارت جوڑو یاترا' کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد ملک کو متحد کرنا تھا، جبکہ ان کے مطابق موجودہ حکومت کی پالیسیاں تقسیم پیدا کر رہی ہیں۔ انہوں نے اپنے خلاف درج مقدمات اور ای ڈی کی پوچھ گچھ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ سب سیاسی دباؤ کا نتیجہ ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے سوال اٹھایا کہ دیگر سیاسی رہنماؤں کے خلاف اسی طرح کی کارروائیاں کیوں نہیں ہوتیں۔ ہگلی میں خطاب کے دوران راہل گاندھی نے کہا کہ ملک میں 2 نظریات کے درمیان لڑائی جاری ہے... ایک طرف آئین، اتحاد اور بھائی چارے کی سیاست ہے، جبکہ دوسری طرف نفرت اور تقسیم کی سیاست۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے معاشی پالیسیوں پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ نوٹ بندی اور جی ایس ٹی جیسے فیصلوں نے چھوٹے تاجروں اور متوسط صنعتوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ ان کے مطابق، موجودہ حکومت کی پالیسیوں کا فائدہ چند بڑے صنعت کاروں کو پہنچ رہا ہے جبکہ عام عوام اور نوجوان بے روزگاری کا شکار ہیں۔ راہل گاندھی نے مغربی بنگال کی ممتا بنرجی حکومت کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ریاست میں صنعتوں کا زوال ہوا ہے اور روزگار کے مواقع کم ہوئے ہیں۔ انہوں نے مختلف مبینہ گھوٹالوں اور بدعنوانی کے معاملات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں شفافیت اور جوابدہی کا فقدان ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ مغربی بنگال میں بے روزگاری ایک بڑا مسئلہ بن چکی ہے اور لاکھوں نوجوان روزگار کے لیے درخواستیں دے رہے ہیں، لیکن انہیں مواقع نہیں مل رہے۔ راہل گاندھی کے مطابق، مرکزی اور ریاستی دونوں ہی حکومتیں عوامی مسائل کے حل کے بجائے سیاسی مفادات کو ترجیح دے رہی ہیں۔ اپنے خطاب کے اختتام پر انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ آئندہ انتخابات میں سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں اور ایسی قیادت کا انتخاب کریں جو ترقی، روزگار اور اتحاد کو فروغ دے سکے۔ ایک موقع پر انھوں نے کہا کہ جس طرح بی جے پی کے اراکین پارلیمنٹ و اراکین اسمبلی خواتین پر مظالم کرتے ہیں اور بی جے پی حکومت ان کو تحفظ فراہم کرتی ہے، اسی طرح مغربی بنگال میں بھی حکومت ملزمین کو بچاتی ہے۔ اس تعلق سے راہل گاندھی نے آر جی کر عصمت دری و قتل کیس کی مثال لوگوں کے سامنے رکھی۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ اس طرح کے معاملوں میں کوئی جوابدہی نہیں ہے۔

بنگال میں بی جے پی کہیں نہیں ہے، ممتا دیدی دوبارہ انتخاب جیتیں گی: تیجسوی یادو

پٹنہ: بہار اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد اور آر جے ڈی رہنما تیجسوی یادو ان دنوں بنگال میں انتخابی مہم میں مصروف ہیں۔ وہ ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے حق میں ووٹ مانگ رہے ہیں۔ انہوں نے ریاست کی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ دوبارہ ممتا بنرجی کو وزیر اعلیٰ بنائیں۔ ہفتہ (25 اپریل) کو سابق نائب وزیر اعلیٰ بہار تیجسوی یادو نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ بنگال اسمبلی انتخاب میں ممتا بنرجی کی جیت اور بی جے پی کی شکست ہوگی۔ 'پی ٹی آئی' سے بات کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے کہا کہ "بی جے پی کہیں نہیں ہے۔ ممتا دیدی دوبارہ انتخاب میں جیت حاصل کریں گی۔" ساتھ ہی انہوں نے 2029 کے لوک سبھا انتخاب کے پیش نظر پرعزم ارادے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "بنگال میں اسمبلی انتخاب جیتنے کے بعد ہم سب لوگ 2029 میں دہلی کی حکومت کو گرانے کا کام کریں گے۔"

2 ماہ کی کشیدگی کے بعد نظر آئی امید کی شمع
تہران سے کمرشیل پروازوں کا آغاز

تہران: امریکہ اور ایران کے ساتھ جاری طویل کشیدگی کے بعد ایران نے ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے کمرشل پروازوں کو پھر سے شروع کر دیا ہے۔ راجدھانی تہران کے امام خمینی انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے ہفتہ (25 اپریل) کو 2 ماہ بعد پہلی بار باقاعدہ پروازیں شروع کی گئیں۔ اسے جنگ کے بعد حالات معمول پر آنے کی علامت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ سرکاری میڈیا کے مطابق تہران سے ابتدائی پروازیں ترکیہ کے استنبول، عمان کے مسقط اور سعودی عرب کے مدینہ کے لیے روانہ ہوئیں۔ یہ قدم ایک ایسے وقت میں اٹھایا گیا ہے جب حال ہی میں امریکہ کے ساتھ جنگ بندی نافذ ہوئی ہے، جس کے بعد ایران نے آہستہ آہستہ اپنی فضائی حدود کھولنا شروع کی تھی۔ اب کمرشل پروازوں کی بحالی سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ حالات دھیرے دھیرے استحکام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پروازوں پر نظر رکھنے والی ویب سائٹ 'فلائٹ ریڈار 24' کے مطابق ہفتہ کی صبح استنبول کے لیے کم از کم 3 پروازیں روانہ ہوئیں۔ حالانکہ زمین پر حالات مکمل طور پر معمول پر نہیں آئے ہیں۔ معاشی اور توانائی شعبے میں اب بھی اس کے گہرے اثرات دیکھے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر آبنائے ہرمز میں جاری کشیدگی کے باعث عالمی سطح پر تیل اور گیس کی سپلائی متاثر ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جنگ بندی کے باوجود معاشی دباؤ برقرار ہے۔

ایران-امریکہ امن مذاکرہ پر غیر یقینی والی حالت برقرار
امریکی وفد سے بات کیے بغیر ایرانی وفد عمان روانہ

تہران: ایران اور امریکہ کے درمیان امن مذاکرہ پر غیر یقینی والی حالت ہنوز بنی ہوئی ہے۔ بات چیت کی سفارتی کوششیں بھلے ہی جاری ہیں، لیکن ابھی تک کچھ بھی واضح نہیں ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی اپنے وفد کے ساتھ اسلام آباد سے عمان روانہ ہو گئے ہیں اور ان کی امریکی وفد سے کوئی براہ راست بات چیت بھی نہیں ہوئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ انہوں نے امن مذاکرہ کے لیے امریکہ کے سامنے 10 شرائط رکھی ہیں۔ اس دوران امریکی نمائندے اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر کے بھی اسلام آباد آنے کی خبریں ہیں، لیکن کیا دونوں کے درمیان براہ راست مذاکرہ ہوگا، اس پر اب بھی تذبذب برقرار ہے۔ ایران کا اب تک یہی مؤقف رہا ہے کہ وہ امریکہ سے براہ راست بات چیت نہیں کرے گا۔ ایسے میں سوال یہ اٹھتا ہے کہ اگر ایرانی وفد امریکہ سے بات نہیں کرے گا تو عباس عراقچی اسلام آباد کیوں گئے؟ اس حوالے سے ایران اور امریکہ کی جانب سے مختلف بیانات سامنے آ رہے ہیں۔ پاکستان آنے سے پہلے عراقچی نے کہا تھا کہ وہ اسلام آباد، مسقط اور ماسکو کے دورے پر جا رہے ہیں، جس کا مقصد دوطرفہ امور پر ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔ یعنی یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ عراقچی کے دورے کا ایجنڈا امریکہ سے بات چیت نہیں ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایران کے سرکردہ لیڈران نے اپنے بیانات کے ذریعہ کئی بار یہ واضح کیا ہے کہ دھمکی اور دباؤ کے ماحول میں امریکہ سے براہ راست مذاکرات ممکن نہیں ہیں۔ دوسری جانب وائٹ ہاؤس نے کہا ہے کہ امریکی نمائندے اسلام آباد جا رہے ہیں، جہاں ایران کے ساتھ بات چیت ممکن ہے، اور اگر پیش رفت ہوئی تو نائب صدر جے ڈی وینس بھی پاکستان جا سکتے ہیں۔ امریکی صدر ٹرمپ نے حال ہی میں دعویٰ کیا تھا کہ ایران بات چیت کرنا چاہتا ہے۔ مختلف بیانات اور غیر یقینی صورتحال کے درمیان مذاکرات کتنے مؤثر ہوں گے، اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے، تاہم کسی نہ کسی سطح پر اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش جاری ہے۔ آج ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے پاکستانی فیلڈ مارشل عاصم منیر سے ملاقات کی، جہاں پاکستان بطور ثالث اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ایران نے آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی اور یورینیم سے متعلق شرائط پر اپنے تحفظات ظاہر کیے ہیں۔ اس کے بعد امکان ہے کہ امریکی وفد کے ارکان وٹکوف اور کشنر بھی عاصم منیر سے ملاقات کریں، جس میں ایران کی شرائط اور تجاویز امریکہ تک پہنچائی جائیں گی۔ یہاں سے براہ راست مذاکرات کی کوشش شروع ہو سکتی ہے۔ اگر ابتدائی اتفاق ہو جاتا ہے تو ایک امن مسودہ (پیس ڈرافٹ) تیار کرنے کی کوشش کی جائے گی، جس میں پہلے متفقہ نکات پر بات چیت کو ترجیح دی جائے گی۔ اگر یہ عمل کامیاب رہا تو بھی براہ راست مذاکرات کی راہ ہموار ہو سکے گی۔

اتر پردیش میں درجہ حرارت 47 ڈگری کے پار
گرمی نے سبھی کو کیا بے حال، 3 دنوں کے لیے 'لُو' کا الرٹ جاری

لکھنؤ: اتر پردیش اس وقت شدید گرمی اور لُو کی زد میں ہے۔ ریاست کے کئی اضلاع میں درجہ حرارت تیزی سے بڑھ رہا ہے اور لوگوں کی روزمرہ زندگی متاثر ہو رہی ہے۔ آج سب سے زیادہ درجہ حرارت باندا میں ریکارڈ کیا گیا، جہاں پارہ 47.4 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا، جو اس سیزن کا اب تک کا سب سے زیادہ درجہ حرارت مانا جا رہا ہے۔ محکمۂ موسمیات نے آئندہ دنوں میں درجہ حرارت میں مزید اضافے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ محکمۂ موسمیات سے منسلک اتل کمار سنگھ کے مطابق نچلے فضائی حصہ میں چلنے والی گرم پچھوا ہوائیں اور اندرونی مہاراشٹر کے اطراف بننے والے اینٹی سائیکلون کا اثر ریاست کے موسم پر صاف نظر آ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور لُو کا دائرہ بھی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ مغربی اتر پردیش کے میرٹھ، آگرہ، شاہجہاں پور، جالون، بریلی، مظفر نگر اور علی گڑھ سمیت کئی اضلاع میں لُو کے تیز جھونکے محسوس کیے جا رہے ہیں۔ وہیں مشرقی اتر پردیش کے ہردوئی، بارہ بنکی، امیٹھی، بلیا، وارانسی، باندا اور پریاگ راج میں بھی حالات کم سنگین نہیں ہیں۔ ان علاقوں میں دن کے ساتھ ساتھ رات میں بھی گرمی کا اثر برقرار ہے، جس سے لوگ بے حد پریشان ہیں۔ ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ 27 اپریل تک ریاست میں لُو کی صورتحال برقرار رہے گی۔ اس دوران درجہ حرارت میں کسی خاص کمی کی توقع نہیں ہے اور کئی مقامات پر تپش والی رات کی کیفیت بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ تاہم 27 اپریل کے بعد موسم میں تبدیلی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ ایک فعال مغربی اضطراب (ویسٹرن ڈسٹربنس) کے اثر سے مغربی اتر پردیش میں ہلکی سے درمیانی بارش شروع ہونے کا امکان ہے، جو آہستہ آہستہ مشرقی حصوں کی طرف بڑھے گی۔ اس کے نتیجے میں درجہ حرارت میں 3 سے 5 ڈگری سیلسیس تک کمی آ سکتی ہے، جس سے لوگوں کو لُو سے کچھ راحت ملنے کی امید ہے۔ اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں بھی 26 اور 27 اپریل کو لُو کی صورتحال بننے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے، جس کے پیش نظر عوام کو محتاط رہنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ ڈاکٹرس نے لوگوں کو دوپہر کے وقت گھروں سے باہر نکلنے سے گریز کرنے، زیادہ پانی پینے اور دھوپ سے بچاؤ کے اقدامات اختیار کرنے کی ہدایت دی ہے۔ بچوں، بزرگوں اور بیمار افراد کو خاص احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔

'امریکہ عزت بچانے کا راستہ تلاش کر رہا'،
دوسرے دور کے امن مذاکرہ سے قبل ایران کا تلخ تبصرہ

تہران: ایران اور امریکہ کے درمیان دوسرے مرحلہ کے امن مذاکرہ کی تیاریاں تیز ہو گئی ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے پاکستانی حکام کو اپنی شرائط کے ساتھ ساتھ امریکی مطالبات پر اپنے اعتراضات سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔ لیکن دونوں ہی ممالک کی طرف سے سخت بیان بازیوں کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ ایران نے ایک ایسا بیان دے دیا ہے، جو امریکہ کے لیے پریشان کرنے والا ہے۔ 'دی ٹائمز آف اسرائیل' کی ایک رپورٹ کے مطابق ایرانی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ اس جنگی دلدل سے نکلنے کے لیے ایک باوقار راستہ تلاش کر رہا ہے جس میں وہ پھنس چکا ہے۔ یہ تبصرہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی نمائندے اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر پاکستان کے لیے روانہ ہو رہے ہیں، جہاں ایرانی وزیر خارجہ پہلے سے موجود ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ وائٹ ہاؤس کا کہنا ہے دونوں ممالک (امریکہ اور پاکستان) ایرانی نمائندوں کے ساتھ بات چیت کریں گے، لیکن ایرانی سرکاری میڈیا کا کہنا ہے کہ براہ راست مذاکرہ کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ادھر امن مذاکرہ کے حوالے سے ترکیے نے بھی اہم بیان دیا ہے۔ وزیر خارجہ ہاکان فیدان نے کہا ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان ممکنہ امن معاہدے کے بعد ترکیے آبنائے ہرمز میں بارودی سرنگوں کو ہٹانے کے آپریشن میں حصہ لینے پر غور کر سکتا ہے۔ فیدان نے کہا کہ کسی بھی معاہدے کے بعد ایک تکنیکی ٹیم کے ذریعے آبنائے ہرمز میں بارودی سرنگوں کو صاف کرنے کی توقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترکیے اصولی طور پر ایسی کوششوں کو ایک انسانی فریضہ سمجھتے ہوئے مثبت نظر سے دیکھتا ہے۔ بہرحال، امن مذاکرہ کے دوسرے مرحلہ کے پیش نظر اسلام آباد میں 'لاک ڈاؤن' جیسی صورتحال ہے۔ ایک ہفتہ سے جاری پابندیوں نے عام زندگی کو متاثر کر دیا ہے۔ لاکھوں لوگوں کو مختصر فاصلے کا سفر کرنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ چیک پوسٹس، سڑکوں کے بند ہونے اور راستوں کی تبدیلی معمول بن چکی ہے۔ ہوائی اڈے اور سخت سیکورٹی والے ریڈ زون کی جانب جانے والی عموماً مصروف سڑکیں سنسان ہیں۔ آمد و رفت پر سخت پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ اہم چوراہوں پر فوجی اور پولیس اہلکار تعینات ہیں، جبکہ ہوائی اڈے تک جانے والے مرکزی راستوں پر اضافی سیکورٹی فورسز تعینات کی گئی ہیں۔

پاکستان اور ایران کے درمیان خوشگوار تبادلہ خیال ہوا: وزیر اعظم شہباز شریف

اسلام آباد: ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی سے ملاقات کے بعد پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بیان جاری کیا۔ انھوں نے لکھا: 'موجودہ علاقائی صورتحال پر نہایت گرمجوشی سے اور خوشگوار انداز میں تبادلہ خیال ہوا۔ ہم نے باہمی دلچسپی کے امور پر بھی گفتگو کی، جن میں پاکستان اور ایران کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانا بھی شامل تھا۔' اس سے پہلے پاکستان کے نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار نے اپنے تبصرے میں کہا تھا کہ وزیر اعظم شہباز شریف اور عباس عراقچی کے درمیان ملاقات 'تقریباً دو گھنٹے' جاری رہی۔ اسحاق ڈار کے مطابق 'وزیر اعظم نے خطے اور اس سے باہر امن و استحکام کے لیے مکالمے اور سفارت کاری کی اہمیت پر زور دیا۔'

کے سی آر کی بیٹی کویتا نے بنالی اپنی پارٹی، نئی طرز کی سیاست شروع کرنے کا دعویٰ

حیدرآباد: تلنگانہ جاگرتی سنگٹھن کی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ کے چندر شیکھر راؤ کی بیٹی کے کویتا نے ہفتے کے روز 'تلنگانہ راشٹر سینا' (ٹی آر ایس) نام سے نئی پارٹی کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ کے سی آر کی پارٹی کا مختصراً نام بھی ٹی آر ایس یعنی تلنگانہ راشٹر سمیتی تھا۔ چند سال قبل اسے بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) کر دیا گیا۔ کویتا نے حیدرآباد کے مضافات میں منعقدہ ایک پروگرام میں اپنی پارٹی کے نام کا اعلان کیا۔ ستمبر 2025 میں کویتا کو بی آر ایس سے اس وقت معطل کر دیا گیا جب اپنے چچا زاد اور پارٹی لیڈر ٹی ہریش راؤ اور رشتہ دار جے سنتوش کمار پر بی آر ایس حکومت کے دوران بنائی گئی کالیشورم لفٹ آبپاشی اسکیم کے حوالے سے اپنے والد بی آر ایس سربراہ کے چندر شیکھر راؤ کی شبیہ کو 'خراب' کرنے کا الزام لگایا تھا۔

راگھو چڈھا سے سوشل میڈیا فالوورس ہوئے ناراض، 24 گھنٹے میں 10 لاکھ لوگوں نے کیا اَن فالو

دہلی: راجدھانی دہلی کی سیاست میں بڑا الٹ پھیر کرتے ہوئے راگھو چڈھا نے عام آدمی پارٹی (عآپ) چھوڑ کر بی جے پی کا دامن تھام لیا ہے۔ ان کے ساتھ مزید 6 راجیہ سبھا اراکین بھی بی جے پی میں شامل ہو گئے ہیں، جس سے عآپ کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ پارٹی قیادت اب اپنے باقی ماندہ اراکین پارلیمنٹ کو متحد رکھنے میں مصروف ہے۔ راگھو چڈھا کا یہ قدم پچھلے چند ہفتوں سے زیر بحث تھا، خاص طور پر اس وقت جب انہیں راجیہ سبھا میں پارٹی کے نائب قائد کے عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا۔ سیاسی حلقوں میں اسے کیجریوال اور چڈھا کے درمیان بڑھتی دوری کے طور پر دیکھا جا رہا تھا۔

آئی پی ایل 2026: چھکوں-چوکوں کی بارش کر کے ایل راہل نے بناڈالا نیا ریکارڈ

نئی دہلی: دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں دہلی کیپیٹلز کے سلامی بلے باز کے ایل راہل نے پنجاب کنگز کے خلاف ایسی بلے بازی کا مظاہرہ کیا، جس نے سبھی کو حیرت میں ڈال دیا۔ راہل نے صرف 67 گیندوں پر ناقابل شکست 152 رن بنائے، جس میں 16 چوکے اور 9 چھکے شامل تھے۔ یعنی مجموعی طور پر 25 باؤنڈریز کے ساتھ انہوں نے اسٹیڈیم میں رنوں کا طوفان برپا کر دیا۔ اس سحر انگیز بلے بازی کی بدولت دہلی کیپیٹلز نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 20 اوورز میں 2 وکٹ کے نقصان پر 264 رنز کا بڑا اسکور کھڑا کر دیا۔ راہل کی یہ اننگ نہ صرف اس میچ، بلکہ پوری آئی پی ایل تاریخ میں یادگار بن گئی۔ کے ایل راہل نے اس میچ میں پورے 20 اوور بلے بازی کی اور ناٹ آؤٹ واپس لوٹے۔ ان کی 150 سے زائد رنز کی اننگ نے آئی پی ایل کے کئی ریکارڈ توڑ دیے۔ وہ آئی پی ایل میں 150 یا اس سے زیادہ رن بنانے والے پہلے ہندوستانی بلے باز بن گئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ آئی پی ایل میں 150 رن کا ہندسہ عبور کرنے والے تیسرے بلے باز ہیں۔ ان سے قبل صرف برینڈن میک کولم (ناٹ آؤٹ 158 رن) اور کرس گیل (ناٹ آؤٹ 175 رن) ہی یہ کارنامہ انجام دے سکے تھے۔ اس اننگ کے دوران راہل نے 26 گیندوں پر اپنی نصف سنچری اور 47 گیندوں پر سنچری مکمل کی۔ 150 رن تک پہنچنے کے لیے انہوں نے 66 گیندیں لیں۔ اس اننگ میں ان کا اسٹرائیک ریٹ 226.86 رہا۔ اس دوران نتیش رانا کے ساتھ انہوں نے دوسری وکٹ کے لیے 220 رنوں کی بڑی شراکت بھی قائم کی، جس میں رانا نے 44 گیندوں پر 91 رن بنائے۔ یہ آئی پی ایل کی تاریخ کی دوسری سب سے بڑی شراکت داری بھی ہے۔ اس سنچری کے ساتھ کے ایل راہل نے وکٹ کیپر بلے باز کے طور پر آئی پی ایل میں سب سے زیادہ سنچریاں بنانے کا ریکارڈ بھی اپنے نام کر لیا ہے۔ اب ان کے نام 3 سنچریاں

2
روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
26 April 2026

ورقِ تازہ

26 April 2026
اداریہ

تتکال مافیا

گرمیوں کی تعطیلات کا آغاز ہوتے ہی ملک کے بڑے صنعتی اور تجارتی مراکز سے اتر پردیش، بہار، مغربی بنگال اور دیگر ریاستوں کی طرف جانے والے مسافروں کے لیے ایک ایسا اذیت ناک سفر شروع ہو جاتا ہے، جس کی شروعات ٹرین میں بیٹھنے سے نہیں، بلکہ ٹکٹ کھڑکی اور آئی آر سی ٹی سی کی ویب سائٹ کی بفرنگ سے ہوتی ہے۔ ایک طرف ہم وندے بھارت کی تیز رفتاری اور ریلوے کی جدیدیت کے گن گا رہے ہیں، تو دوسری طرف ایک عام شہری اپنے گھر جانے کے لیے کنفرم ٹکٹ کے حصول کی خاطر در در کی ٹھوکریں کھا رہا ہے۔ آج ہندوستانی ریلوے نے مسافروں کو سہولت فراہم کرنے کے بجائے ان کی مجبوریوں کو کیش کرنے کا ایک ایسا ادارہ جاتی اور قانونی طریقہ وضع کر لیا ہے جسے مہذب زبان میں ''پریمیم تتکال'' اور عوامی زبان میں ''سرکاری ڈکیتی'' کہا جاتا ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ممبئی اور مہاراشٹر کی فلک بوس عمارتیں تعمیر کرنے والے، اور کارخانوں کا پہیہ گھمانے والے یوپی، بہار اور بنگال کے ان مزدوروں کے ساتھ ریاست کا یہ سلوک اس کی طبقاتی منافقت کا سب سے بھیانک چہرہ ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جو اپنا خون پسینہ ایک کر کے ان بڑے شہروں کی معیشت کو زندہ رکھتا ہے، لیکن جب تہواروں یا چھٹیوں میں اپنے بوڑھے والدین یا اہلِ خانہ سے ملنے کے لیے اسے واپس گاؤں جانا ہوتا ہے، تو یہی ریاستی نظام اسے ایک تیسرے درجے کا شہری تصور کرتے ہوئے اس کی مجبوریوں کی نیلامی شروع کر دیتا ہے۔ ڈائنامک پرائسنگ کی آڑ میں مسافروں سے جو ہوش ربا ادائیگیاں کروائی جا رہی ہیں، وہ کسی فلاحی ریاست کی نہیں بلکہ ایک بے رحم کارپوریٹ مافیا کی عکاسی کرتی ہیں۔ ہوائی جہازوں کے ٹکٹوں میں مانگ کے حساب سے قیمت بڑھنے کی منطق تو سمجھ میں آتی ہے، کیونکہ وہاں سفر کرنے والا ایک مخصوص معاشی پس منظر رکھتا ہے، لیکن ٹرین کے سفر پر اس ظالمانہ کارپوریٹ فارمولے کو مسلط کرنا غریب اور متوسط طبقے کے ساتھ سیدھا مذاق ہے۔ ریاست نے دلالوں اور بلیک مارکیٹ کو ختم کرنے کا دعویٰ تو کیا، لیکن درحقیقت ریلوے خود سب سے بڑا سرکاری دلال بن کر ابھر چکا ہے جو مسافر کی بے بسی دیکھ کر ٹکٹ کی قیمت طے کرتا ہے۔ اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو اس سرکاری لوٹ مار کی سفاکی مزید عیاں ہو جاتی ہے۔ ممبئی اور اس کے اطراف سے گورکھپور، وارانسی، اعظم گڑھ اور کولکاتا جانے والی کئی ٹرینوں میں تھری ٹائر اے سی کے پریمیم تتکال ٹکٹ کی قیمتیں چھ سے سات ہزار روپے کی حد کو چھو رہی ہیں۔ یہ ہوش ربا قیمتیں ہوائی جہاز کے سفر کو بھی مات دے رہی ہیں۔ ذرا تصور کریں، جو عام مزدور یا متوسط طبقے کا ملازم بمشکل پندرہ بیس ہزار روپے ماہانہ کماتا ہے، اگر وہ اپنی کل جمع پونجی کا ایک تہائی حصہ صرف ایک سیٹ خریدنے پر خرچ کر دے گا، تو وہ اپنے اہلِ خانہ کے لیے تحفے میں کیا لے کر جائے گا؟ یہ کوئی پُرتعیش سفری پیکیج نہیں ہے جس کے لیے اتنی بھاری رقم وصول کی جا رہی ہے، بلکہ یہ ان مسافروں کی بنیادی ضرورت ہے جو کسی شادی، سوگ، بیماری یا بچوں کے امتحانات کے لیے سفر کرنے پر مجبور ہیں۔ جب کسی بزرگ کو اپنی بچی کے امتحان کے لیے ایجنٹوں کی منتیں کرنی پڑیں، اور جب خاندان کے چھ افراد کو محض تین آر اے سی سیٹوں پر کڑکتی گرمی میں سینکڑوں کلومیٹر کا سفر طے کرنا پڑے، تو یہ ریلوے کی کامیابی نہیں بلکہ اس کی سنگین اخلاقی ناکامی ہے۔ یہ ہجوم، یہ پسینہ، یہ باتھ رومز کے پاس بیٹھ کر سفر کرنے پر مجبور انسان، دراصل ڈیجیٹل اور شائننگ انڈیا کے چہرے پر ایک بدنما داغ ہیں۔

ڈیجیٹل انڈیا کے بلند و بانگ دعوؤں کی قلعی تو صبح دس بجتے ہی کھل جاتی ہے جب تتکال ٹکٹ بُک کرنے کے لیے عام شہری لیپ ٹاپ یا موبائل پر بیٹھتا ہے۔ سرور ڈاؤن ہو جاتا ہے، کیپچا کام نہیں کرتا اور اسکرین پر بس انتظار کا پہیہ گھومتا رہتا ہے۔ اور جب چند منٹوں بعد سائٹ بحال ہوتی ہے تو تمام سیٹیں بُک ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس تکنیکی رکاوٹ نے ایجنٹوں کے ایک نئے مافیا کو جنم دیا ہے جو پچھلے دروازے سے سافٹ ویئرز کے ذریعے ٹکٹ اڑا لیتے ہیں۔ پریمیم تتکال نے بلیک مارکیٹنگ کو ختم نہیں کیا، بلکہ اسے ایک قانونی جواز فراہم کر کے مزید مہنگا کر دیا ہے۔ اس معاشی جبر کا ایک اور تاریک پہلو یہ ہے کہ ریلوے نے منافع خوری کی ہوس میں سلیپر کلاس اور جنرل ڈبوں کی تعداد میں دانستہ طور پر بھاری کمی کر دی ہے۔ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اے سی کوچز میں اضافہ کیا جا رہا ہے، تاکہ عام مسافر کو مجبور کر کے اس سے زیادہ کرایہ وصول کیا جا سکے۔ غریب اور نچلے متوسط طبقے کو ایک ایسی بھیڑ میں دھکیل دیا گیا ہے جہاں ان کے پاس دو ہی راستے بچتے ہیں، یا تو وہ جانوروں کی طرح ٹھنس کر جنرل ڈبے میں سفر کریں، یا پھر پریمیم تتکال کی چکی میں پس کر اپنی مہینوں کی کمائی ریلوے کے خزانے میں ڈال دیں۔ ریلوے کے اعلیٰ افسران جب اس صورتحال پر لب کشائی کرتے ہیں، تو ان کے پاس اعداد و شمار کا ایک ایسا جال ہوتا ہے جو زمینی حقائق سے یکسر کٹا ہوا ہوتا ہے۔ اسپیشل ٹرینوں کے چلانے اور عین وقت پر ان کے اعلانات کے دعوے اپنی جگہ، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر یہ انتظامات واقعی اتنے ہی موثر ہیں، تو پھر ٹکٹوں کی اس قدر مارا ماری کیوں ہے؟ اسپیشل ٹرینوں کی ٹائمنگ، ان کی سست رفتاری اور راستے میں انہیں گھنٹوں روکے رکھنا خود ایک الگ عذاب ہے۔ افسران اس بنیادی سوال کا جواب دینے سے کتراتے ہیں کہ کیا ملک کا ہر مسافر اس کھلی نیلامی میں حصہ لینے اور چھ ہزار روپے کا ٹکٹ خریدنے کی مالی استطاعت رکھتا ہے؟ ہندوستانی ریلوے محض ایک کمرشل ادارہ نہیں ہے، یہ اس ملک کی لائف لائن اور عوام کی رگوں میں دوڑنے والا خون ہے۔ اس کا بنیادی مقصد عوام کو سستا، محفوظ اور قابلِ رسائی سفر فراہم کرنا تھا۔ اسے کارپوریٹ منافع خوری کے ماڈل پر چلانا اس کے بنیادی آئینی اور فلاحی مقاصد کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ حکومت کو اس پریمیم تتکال نامی بھتہ خوری کو فوری طور پر منسوخ کرنا چاہیے۔ مسافروں کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر کرایوں کو آسمان تک پہنچانے کا یہ عمل ایک ظالمانہ فعل ہے۔ ریلوے کا فرض ہے کہ وہ تہواروں اور چھٹیوں کے موسم میں پیشگی منصوبہ بندی کے ذریعے عام ٹرینوں کی تعداد میں اضافہ کرے، نہ کہ ایک بے رحم دکاندار کی طرح اپنی عوام کی مجبوریوں پر منافع کا سودا کرے۔

پانی پت کا میدان جو ہندوستان پر حکمرانی کے لیے اہم ترین جنگوں کا مرکز رہا

مرزا اے بی بیگ

آج سے پورے پانچ سو سال قبل اپریل کے وسط میں جب کابل کے فرمانروا ظہیر الدین محمد بابر اپنے کوئی دس ہزار کے لاؤ لشکر کے ساتھ تھکے ماندے پانی پت کے مقام پر پہنچے تو انھیں پتا چلا کہ دہلی سلطنت کے تخت پر متمکن بادشاہ ابراہیم لودھی ایک لاکھ سے زیادہ بڑی فوج کے ساتھ ان کے مقابلے کے لیے دلّی سے نکل پڑے ہیں۔ بابر کے لیے پہلے ہی یہ خبر اچھی نہیں تھی کہ انھیں دہلی کے خلاف لشکرکشی کی دعوت دینے والے میواڑ کے راجہ سنگرام سنگھ عرف رانا سانگا نے ان سے منھ موڑ لیا تھا اور ان کے ساتھ ساتھ دعوت دینے والے دوسرے شخص دولت خان لودھی نے بھی ان کی مخالفت کی، جسے انھوں شکست دے کر آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ بابر کے پاس اب اپنے فوجیوں کے ساتھ پانی پت کے میدان میں قسمت آزمانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہا تھا۔ دراصل اس وقت کے بدخشاں، قندھار اور کابل کے حکمراں ظہیر الدین محمد بابر نے ہندوستان کے لیے 17 نومبر سنہ 1525 کو کابل سے کوچ کیا تھا اور وہ 21 اپریل سے قبل پانی پت کے میدان میں پہنچے تھے۔ وہ اپنی خودنوشت 'تزک بابری' میں اس بارے میں لکھتے ہیں: '932 ہجری، 1526، جمعرات کا دن تھا۔ جمادی الاخر کی آخری تاریخ تھی، جب ہم پانی پت پہنچے تھے۔ آخر پانی پت کے میدان میں فوجیں جمع ہو گئیں۔ سویرے سویرے اطلاع ملی کہ دشمن سیدھا چلا آ رہا ہے۔ ہم بھی تیار ہو گئے۔ ہمایوں ساتھ تھا، میں چاروں طرف مختلف امرا کو فوج کی ذمہ داری دے دی۔' وہ مزید لکھتے ہیں: 'سلطان ابراہیم کی فوج جو دور سے آتی ہوئی معلوم ہوتی تھی، وہ قدم بڑھائے چلی آ رہی تھی۔ ہماری فوج میں دشمن کی فوج کی آمد دیکھ کر کھلبلی مچی کہ ٹھہریں یا نہ ٹھہریں، مقابلہ کریں یا نہ کریں۔ ایسوں سے مقابلہ ہے جو بے خوف چلے آ رہے ہیں۔' میں نے حکم دیا تیر مارنے شروع کریں، اور لڑائی میں مشغول ہوں۔' بہر حال ابھی سورج کوئی نیزہ بھر اوپر گیا تھا کہ گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی اور ابراہیم لودھی کی فوج کوئی دو سوا دو گھنٹے میں پسپا ہونے لگی۔ بابر جنگ کا منظر اس طرح پیش کرتے ہیں: 'گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔ غبار ایسا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا۔ سورج ایک نیزہ بلند ہوا ہوگا کہ دشمن ہارنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا مشکل کام آسان کیا کہ وہ بے شمار لشکر دوپہر کے عرصہ میں خاک میں مل گیا۔ پانچ چھ ہزار آدمی تو سلطان ابراہیم کے ساتھ ایک جگہ مارے گئے۔ ہر جگہ لاشیں ہی لاشیں تھیں۔' تاریخ دانوں کا کہنا ہے کہ اس جنگ نے نہ صرف دہلی سلطنت سے لودھی خاندان کی حکمرانی کا خاتمہ کر دیا اور مغلوں کی حکومت کی داغ بیل ڈالی بلکہ اس نے تاریخ کا بھی رخ موڑ دیا۔ آج پانچ سو سال بعد اگرچہ پانی پت میں کوئی میدان تو نہیں لیکن وہاں اس جنگ کے آثار کے طور پر ابراہیم لودھی کا مزار ضرور ہے جبکہ کابلی باغ مسجد بھی ہے، جسے بابر نے جیت کی یادگار کے طور پر تعمیر کروایا تھا اور اس جگہ ایک کتبہ ہے جس پر لکھا ہے کہ یہ مسجد سنہ 1526 میں تعمیر ہوئی تھی۔ لیکن پانی پت ایک ایسی جگہ ہے، جہاں ایک دو نہیں بلکہ تین تین جنگیں ہوئیں اور

تینوں نے ایک نئی تاریخ رقم کی۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر پانی پت میں ہی انڈیا کی بڑی بڑی تین جنگیں کیوں ہوئیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے دہلی یونیورسٹی میں تاریخ کے سابق پروفیسر سید ظہیر حسین جعفری نے بی بی سی کو بتایا: 'لاہور اور دہلی کے درمیان پانی پت ایک ایسی جگہ تھی، جہاں وسیع و عریض میدان تھے۔ جانوروں کے لیے وافر چراگاہیں تھیں، شکار کے لیے جنگلات تھے اور انسانوں اور چوپایوں کے لیے پانی کی فراوانی تھی۔ اس کے قرب و جوار میں آبادیاں بھی تھیں اور اس طرح یہ عسکری لحاظ سے انتہائی اہم لینڈ سکیپ فراہم کرتا تھا۔' چنانچہ یہی وجہ تھی کہ بابر نے اس جگہ کا انتخاب کیا جبکہ دہلی کے حکمرانوں کے لیے بھی یہ جگہ بہت مناسب تھی کیونکہ یہ دارالحکومت سے اتنے فاصلے پر تھی کہ دشمن کو وہاں روکا جا سکتا تھا اور وہاں کی مسافت کوئی ایک دن یا اس سے کچھ زیادہ تھی، لیکن لودھی کی فوج کی رفتار سست تھی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں تاریخ کی استاد رحما جاوید راشد نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان پر عام طور پر لشکر کشی شمال مغرب سے ہوئی اور دہلی پر حکومت کی خواہش رکھنے والوں کے لیے لاہور اور دہلی کے درمیان یہ ایک ایسی جگہ تھی جہاں دو بدو جنگ (پچھڈ بیٹل) کے لیے تمام سہولیات موجود تھیں۔ ہم نے پانچ سو سال بعد پانی پت کا دورہ کیا تو وہاں ان مقامات پر یادگاریں موجود ہیں، جہاں تینوں جنگیں ہوئی تھیں۔ لیکن وہاں اس سے قبل کے بھی آثار ہیں، جن میں 13ویں اور 14ویں صدی کے صوفی شیخ شرف الدین بو علی شاہ قلندر کا مزار شامل ہے۔ رحما راشد بتاتی ہیں کہ جہاں پانی پت کی پہلی (1526) اور دوسری (1556) جنگ نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ کون دہلی سلطنت پر حکومت کرے گا، وہیں تیسری جنگ (1761) نے یہ فیصلہ دیا کہ کون دہلی کے تخت پر حکومت نہیں کرے گا۔

پانی پت کی پہلی جنگ میں فوج کی تعداد کے مقابلے میں عسکری حکمت عملی کے ساتھ ساتھ بہتر جنگی تربیت اور اسلحے نے اپنا کردار ادا کیا۔ تاریخ داں اس بات پر متفق ہیں کہ بابر کی توپوں نے جنگ کا نتیجہ ان کے حق میں موڑ دیا کیونکہ اس خطے میں پہلی بار ہاتھیوں کو توپ کا سامنا کرنا پڑا تھا، جس کے لیے ابراہیم لودھی کی فوج بالکل تیار نہ تھی۔ رحما جاوید بتاتی ہیں کہ بابر کی عسکری حکمت عملی میں 'تولغما حکمت عملی' شامل تھی، جس میں سامنے سینکڑوں کی تعداد میں بیل گاڑیوں کو ایک ساتھ باندھ کر سامنے والی فوج کے لیے مشکلات کھڑی کی جاتی تھی جبکہ اس کے پیچھے توپیں اور بندوقچی ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ گھڑسوار دستے تھے، جن پر ایسے ماہر تیر انداز سوار ہوتے تھے جو گھوڑے کی پیٹھ سے نشانہ لگا سکتے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ اس زمانے میں بندوق اور توپ کو دوبارہ بھرنے میں وقت لگتا تھا، اس لیے سامنے کھڑی گاڑیوں کی رکاوٹ بڑا کام کرتی تھی۔ ان میں ایسے گھوڑے بھی شامل ہوتے تھے جو تیز رفتاری کے ساتھ دشمن کے پیچھے چلے جاتے اور دشمن کی فوج کو گھیر لیتے تھے۔ پروفیسر جعفری بتاتے ہیں کہ اگرچہ ابراہیم لودھی کی فوج کی تعداد زیادہ تھی، لیکن ان میں ایسے فوجی شامل تھے جن کی فوجی تربیت نہیں تھی۔ وہ کسان تھے اور ضرورت کے وقت ہتھیار اٹھا لیتے تھے۔ انھوں نے بادشاہ بابر کے حوالے سے کہا کہ اپنی کتاب میں بابر نے ابراہیم لودھی کی فوج کے بارے میں لکھا ہے کہ 'ان کی فوج میں زیادہ تر ایسے فوجی شامل تھے جنھیں کسی فوج کے خلاف لڑنے کا تجربہ نہیں تھا' جبکہ پروفیسر جعفری کے مطابق بابر کے فوجی تربیت یافتہ تھے اور انھیں جنگوں کا بہت تجربہ تھا۔ بہر حال بابر کو مغل سلطنت کو استحکام بخشنے کا موقع نہ مل سکا جبکہ ہمایوں کو ایک افغان جنرل شیر شاہ سوری نے شکست سے دوچار کیا، یہاں تک کہ ہمایوں کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا اور ایران کے صفوی سلطنت کے بادشاہ شاہ طہماسپ کے پاس پناہ لینی پڑی۔ شیر شاہ (حکومت 1540 سے 1545 تک) کی موت کے بعد صفوی بادشاہ کی مدد سے 1555 میں ہمایوں نے دہلی کی سلطنت حاصل کی لیکن دہلی میں واقع پرانے قلعے سے گر کر ان کی موت کے بعد ان کے 13 سالہ بیٹے جلال الدین محمد اکبر کو بادشاہ بنایا گیا۔ اس دوران افغان بادشاہ عادل شاہ سوری کے دربار میں وزیر اور جنرل ہیم چندر (ہیمو) نے مغل فوج کو پے در پے شکست سے دوچار کیا اور دہلی میں مغل فوج کو ہرا کر خود تخت نشین ہوئے اور 'وکرامادیتہ' کا لقب اختیار کیا۔ لیکن دلی سے دور جب اکبر اور ان کے سرپرست بیرم خان کو اس کا علم ہوا تو انھوں نے دہلی کو واپس لینے کے لیے دلی کا رخ کیا اور ایک بار پھر پانی پت میں فیصلہ کن جنگ کے لیے میدان سج گیا۔ پانی پت کی دوسری جنگ میں ایک بار پھر مغل اور افغان فوج آمنے سامنے تھی، لیکن اس بار اس کی سربراہی ایک ہندو راجہ کے ہاتھوں میں تھی جو مغلوں کے خلاف پے در پے ڈیڑھ درجن سے زیادہ جھڑپیں جیت چکے تھے۔ اکبر اور بیرم خان کی فوج ابھی پیچھے تھی، جبکہ علی قلی خان شیبانی کی قیادت میں 10 ہزار کی تعداد میں مغل فوج پانی پت کے میدان میں پہنچ چکی تھی۔ یہ جگہ ابرہیم لودھی کی قبر سے کوئی ڈھائی میل کی مسافت پر ہے جہاں دوسری جنگ ہوئی۔ پروفیسر جعفری بتاتے ہیں کہ ہیمو کی فوج تغلق آباد کی جیت سے پرعزم تھی جبکہ اس کے پاس ہاتھیوں کی تعداد بھی زیادہ تھی لیکن ایک بار پھر مغلوں کی توپ نے اپنا جوہر دکھایا۔ مورخوں کے مطابق ہیمو کو اپنی فتح صاف نظر آ رہی تھی کیونکہ اس کے پاس کوئی 30 ہزار گھڑسوار اور ہتھیار سے لیس فوجی تھے۔ ان میں زیادہ تر تربیت یافتہ افغان فوجی تھے۔ جبکہ ہیمو کے پاس تقریباً 500 ہاتھیوں کا دستہ بھی تھا جو کسی بھی حملے کا رخ موڑنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ ڈاکٹر رحما راشد بتاتی ہیں: 'لیکن کہیں سے ایک تیر ہیمو کی آنکھ میں آ لگا اور اس کے گرتے ہی فوج کا حوصلہ بھی گر گیا۔' ان کے مطابق ہیمو کی فوج کے سامنے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس لیے سربراہ کے گرتے ہی باقیوں کے اوسان خطا ہو گئے۔ ہیمو کو زخمی اور بعض روایت کے مطابق مردہ حالت میں اکبر کے سامنے پیش کیا گیا اور بیرم خان کے کہنے پر اکبر نے ہیمو کا سر قلم کیا۔ بعد میں آئین اکبری میں لکھا گیا ہے کہ اکبر نے سر قلم کرنے سے یہ کہتے ہوئے منع کر دیا کہ مردے کا سر قلم کرنا ان کی شان کے خلاف ہے۔ اس سے قبل جب پہلی جنگ میں بابر کے پاس ابراہیم لودھی کا سر لایا گیا تھا تو انھوں نے ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کیا تھا۔

مورخ ابراہیم ایرالی اپنی کتاب 'امپائرز آف دی پیاک تھرون' میں لکھتے ہیں: 'جب مغلوں کو مردہ سلطان کی لاش ملی تو انھوں نے اس وقت کے رواج کے مطابق اس کا سر قلم کر دیا اور بابر کو یادگار کے طور پر اس کا سر پیش کیا۔' بابر نے اپنے جرنیلوں دلاور خان اور امیر خلیفہ کو حکم دیا کہ ابراہیم لودھی کی لاش کو غسل دیں اور اسے پورے اعزاز کے ساتھ اس جگہ دفن کریں جہاں ان کی موت واقع ہوئی تھی۔' پانی پت کی دوسری جنگ نے مغل سلطنت کو ایسا استحکام بخشا کہ اس کے بعد تقریباً ڈیڑھ سو سال تک مغل حکومت کا سورج اپنے نصف النہار پر جگمگاتا رہا۔ لیکن پھر بادشاہ اورنگزیب کی سنہ 1707 میں موت کے بعد مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہوا اور دکن میں مراٹھوں کا عروج، یہاں تک کہ انھوں نے دہلی کی سلطنت کا خواب دیکھنا شروع کر دیا۔ ایسی صورت حال میں ایک بار پھر پانی پت کا علاقہ میدان کارزار بنا لیکن اس نے مراٹھا خواب کو چکنا چور کر دیا۔ یہ جنگ مراٹھوں اور افغانستان میں درانی سلطنت کے تاجدار احمد شاہ ابدالی کے درمیان ہوئی۔ کہتے ہیں کہ مراٹھے میدانی جنگ کے عادی نہیں تھے۔ وہ گوریلا وار یعنی تیزی کے ساتھ اچانک حملہ کر کے دشمن کو حیران کر دینے کے فن کے ماہر تھے۔ لیکن جب پانی پت کے میدان میں ان کا احمد شاہ درانی سے سامنا ہوا تو مراٹھا فوج میں ابراہیم گاردی بھی تھے، جنھوں نے اس سے قبل کرنال اور کنج پورہ کی جنگ میں افغانوں کو شکست سے دوچار کیا تھا اور نجابت خان، میاں قطب شاہ اور عبد الصمد خان جیسی اہم شخصیات کو قتل کیا گیا تھا۔ اس بار دونوں افواج کی تعداد تقریباً برابر تھی، لیکن پروفیسر جعفری کے مطابق احمد شاہ ابدالی کے پاس بہتر توپیں تھیں جبکہ رحما جاوید کے مطابق مراٹھا فوجی دو بدو میدانی جنگ کے عادی نہیں تھے اور ان کے لشکر کے ساتھ صوفی سنت، گانے اور ناچنے والیاں اور عورتیں بچے بھی تھے، جس کی وجہ سے ان کی رفتار بہت سست تھی۔ یہ جنگ بھی جلد ہی اختتام پزیر ہوئی لیکن احمد شاہ ابدالی کی فوج نے جنگ کے دوسرے دن جنگی قیدیوں کا قتل عام کیا۔ ایک اندازے کے مطابق اس دوران تقریباً 40 ہزار افراد کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ یہ قتل عام ابراہیم لودھی کے مزار اور کابلی باغ مسجد سے تین کلومیٹر کی مسافت پر کالا آم باغ کے مقام پر ہوا تھا، جہاں ان دنوں پانی پت کی تینوں جنگوں کی یادگار میں ایک پارک بنا دیا گیا ہے۔ وہاں فی الوقت پہلی اور تیسری جنگ کے مناظر سیاہ پتھر میں کندہ ہیں، جبکہ وہاں کے گائیڈ سچن اپادھیائے کے مطابق دوسری جنگ کے مناظر کو وہاں سے چھ کلومیٹر دور ہیمو کی یادگار کی جگہ منتقل کر دیا گیا ہے۔ پروفیسر جعفری نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ بابر کی طرح احمد شاہ ابدالی کو بھی ہندوستان آنے کی دعوت دی گئی تھی کیونکہ ہندوستان میں اس وقت مراٹھا حکومت کے ظلم و جبر بڑھ گئے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ اس جنگ میں مراٹھوں کو ایک دو افغان سرداروں کے علاوہ عوام کی حمایت حاصل نہیں تھی جبکہ احمد شاہ ابدالی کو دعوت دینے والوں نے ان کا ساتھ دیا تھا۔ ڈاکٹر رحما راشد بتاتی ہیں کہ اس جنگ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ مراٹھا تو دہلی سے تخت سے دور رہیں گے، لیکن احمد شاہ ابدالی کی واپسی کے بعد اس جنگ نے ایک ایسا خلا چھوڑ دیا جسے بعد میں برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کی صورت میں انگریزوں نے پُر کیا۔

(بی بی سی اردو)

خاتون پر بوائے فرینڈ کو جلا کر قتل کرنے کا الزام: 'بانڈیج سیکس' کیا ہے اور اسے غیر محفوظ کیوں سمجھا جاتا ہے؟

عمران قریشی

ایک عورت پر الزام ہے کہ اس نے اپنے بوائے فرینڈ کو 'اچھا وقت' گزارنے کے وعدے کے ساتھ گھر بلایا اور پھر اس پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ یہ واقعہ انڈین ریاست کرناٹک کے شہر بنگلورو کا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزمہ اور مقتول ایک ساتھ موبائل سروس کمپنی میں کام کرتے تھے جہاں ان کے درمیان دوستی ہو گئی اور تقریباً ایک سال تک ان کے رومانوی تعلقات رہے تاہم گذشتہ چند ماہ سے ان کے تعلقات خراب ہو گئے تھے۔ بنگلورو (نارتھ ویسٹ) کے ڈپٹی پولیس کمشنر ناگیش ڈی ایل نے بی بی سی ہندی کو بتایا کہ 'ملزمہ نے محسوس کیا کہ مقتول اس سے کترا رہا ہے تاہم اصل وجہ تفصیلی تفتیش کے بعد ہی معلوم ہو سکے گی۔' پولیس کے مطابق ملزمہ نے مبینہ طور پر مقتول کو اس وقت اپنے گھر بلایا جب اس کی ماں اور بھائی کام پر جا چکے تھے۔ پولیس نے بتایا کہ مقتول کے آتے ہی ملزمہ نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی، اس کے ہاتھ باندھ دیے اور اس کے کپڑے اتار دیے اور پھر اس پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔ کیس کی تفتیش کے دوران پولیس نے یہ شبہ ظاہر کیا ہے کہ اس قتل کا تعلق بی ڈی ایس ایم یا 'بانڈیج سیکس' سے ہو سکتا ہے۔ جب ڈپٹی کمشنر سے پوچھا گیا کہ کیا خاتون نے اس قتل کو اپنے موبائل فون پر ریکارڈ کیا تھا تو ناگیش ڈی ایل نے وضاحت کی کہ 'اس واقعہ کی کوئی ویڈیو نہیں۔' عمارت کی دوسری منزل پر واقع گھر میں جب آگ لگی تو پڑوسیوں نے بالٹیوں کی مدد سے پانی ڈال کر اسے بجھانے کی کوشش کی لیکن جب آگ پر قابو نہ پایا جا سکا تو انھوں نے فائر فائٹرز اور پولیس کو اطلاع دی۔ ابتدائی طور پر پولیس کو بتایا گیا کہ مقتول نے خودکشی کی کوشش کی تھی تاہم ملزمہ سے پوچھ گچھ کے دوران پولیس کو معلوم پڑا کہ یہ قتل کا معاملہ ہے۔ اس واقعے سے متعلق درج ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ مقدمہ اس لیے تاخیر سے درج ہوا کیونکہ مقتول کے والد بنگلورو سے تقریباً 130 کلومیٹر دور کُمکور ضلع کے چکنایا کنابلی میں واقع گاؤں میں رہتے ہیں جہاں سے انھیں آنے میں وقت لگا۔ جس ہسپتال میں مقتول کا پوسٹ مارٹم کیا گیا وہاں میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے ان کے والد کا کہنا تھا کہ انھوں نے بڑی محبت سے اپنے بیٹے کی پرورش کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میں نے اسے کبھی نہیں مارا۔ ہم نے اسے بنگلور اس امید پر بھیجا تھا کہ وہ وہاں اپنا مستقبل بہتر بنا سکے۔' بی ڈی ایس ایم کیا ہے اور اسے غیر محفوظ کیوں سمجھا جاتا ہے؟ تفتیش کاروں کا کہنا ہے کہ وہ اسے ایک 'سوچے سمجھے قتل' کے طور پر دیکھ رہی ہے تاہم انھوں نے شبہ ظاہر کیا کہ اس واردات کا تعلق بی ڈی ایس ایم یا 'بانڈیج سیکس' سے ہو سکتا ہے۔ بی ڈی ایس ایم سے مراد ایسا جنسی عمل ہوتا ہے جس کے دوران مرد یا عورت اپنے پارٹنر کو باندھتے ہیں، ان پر اپنا تسلط قائم کرتے ہیں، انھیں اپنا حکم ماننے یا تابعداری پر مجبور کرتے ہیں اور انھیں سزا دیتے ہیں۔

(بی بی سی اردو)

راگھو چڈھا: عوام کے اعتماد کا کیا ہوگا؟

تحریر: محمد فداء المصطفیٰ قادری، پی جی اسکالر: دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی، کیرالا

موجودہ دور کی سیاست ایک نہایت حساس اور پیچیدہ مرحلے سے گزر رہی ہے، جہاں رہنماؤں کے فیصلے، عوامی جذبات اور سماجی حالات آپس میں گہرے طور پر جڑے ہوئے ہیں۔ جب کوئی نمایاں سیاسی شخصیت اپنا راستہ بدلتی ہے یا نئی جماعت میں شامل ہوتی ہے تو اس کا اثر صرف اس فرد تک محدود نہیں رہتا بلکہ پورے معاشرے میں ایک بحث کو جنم دیتا ہے۔ خاص طور پر جب اقلیتوں کے حقوق، سماجی انصاف اور عوامی نمائندگی جیسے اہم مسائل زیرِ بحث ہوں تو ایسے فیصلوں کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ عوام اپنے رہنماؤں سے اصول پسندی، دیانت داری اور استقامت کی توقع رکھتے ہیں، اسی لیے کسی بھی اچانک تبدیلی کو شکوک و شبہات کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ واضح رہے کہ ہم اور آپ جس لیڈر کو اپنا سچا محافظ اور حقیقی قائد مانتے تھے، جس کے بارے میں ہمارا یقین تھا کہ وہ ملک کے غریبوں کی آواز ہے، ظلم و زیادتی کے خلاف ڈٹ کر کھڑا ہوتا ہے، کرپشن کے خلاف بولتا ہے، مزدوروں کے حقوق کی حمایت کرتا ہے اور عورتوں کے تحفظ اور ان کے حقوق کی بات کرتا ہے وہی لیڈر اگر اچانک اپنا راستہ بدل لے تو یہ بات عوام کے لیے نہ صرف حیران کن بلکہ انتہائی مایوس کن بھی ہوتی ہے۔ ہم اسے ایک ایسے رہنما کے طور پر دیکھتے تھے جو عام آدمی کے مسائل، مہنگائی، بے روزگاری اور نوجوانوں کے مستقبل جیسے اہم موضوعات کو سنجیدگی سے اٹھاتا تھا اور پارلیمنٹ میں ان کی بھرپور نمائندگی کرتا تھا۔ ایسے حالات میں اگر وہی رہنما اچانک ایک ایسی سیاسی جماعت میں شامل ہو جائے جس کے بارے میں عوام کے ذہنوں میں پہلے ہی کئی سوالات اور خدشات موجود ہوں، تو اس کے فیصلے پر تنقید ہونا ایک فطری عمل ہے۔ عوام یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ آیا یہ واقعی نظریے کی تبدیلی ہے یا پھر سیاسی مفاد اور ذاتی فائدے کے تحت اٹھایا گیا قدم۔ کیونکہ ایک سچا رہنما وہی ہوتا ہے جو مشکل حالات میں بھی اپنے اصولوں اور نظریات پر قائم رہے، نہ کہ حالات کے مطابق اپنا موقف بدلتا رہے۔

یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جا سکتی کہ کسی بھی سیاست دان کی کامیابی کے پیچھے اس کی جماعت، اس کے ساتھیوں اور اس کے رہنماؤں کی محنت شامل ہوتی ہے۔ جب ایک شخص کو موقع دیا جاتا ہے، اسے آگے بڑھایا جاتا ہے اور وہ عوام میں اپنی پہچان بناتا ہے، تو اس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اسی وفاداری کے ساتھ اپنے راستے پر قائم رہے گا۔ لیکن اگر وہی شخص آگے بڑھ کر اپنی بنیاد کو چھوڑ دیتا ہے تو بہت سے لوگ اسے بے وفائی اور اعتماد شکنی کے طور پر دیکھتے ہیں اور یہی کام راگھو چڈھا نے کیا ہے۔ وہ عام آدمی پارٹی کو چھوڑ کر جے پی ج

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کی جانب سے ایس آئی آر کی تربیتی مہم کا پہلا مرحلہ مکمل

درجنوں تربیت یافتہ ٹیمیں ایس آئی آر میں شہریوں کے تعاون کے لئے تیار: مفتی محمد سہیل اختر قاسمی

(پریس ریلیز: راؤرکیلا 25/ اپریل):۔ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کی جانب سے اڈیشہ میں ایس آئی آر (SIR) بیداری و تربیتی مہم کا پہلا مرحلہ الحمدللہ کامیابی کے ساتھ تکمیل کو پہنچا، اس مہم کے تحت ریاست کے پانچ اضلاع کے 25 مختلف مقامات پر لگاتار دس دن تک تربیتی پروگرام منعقد کیے گئے، جن میں عوام، سماجی کارکنان، دینی ذمہ داران اور مختلف طبقات کے افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور ٹریننگ حاصل کی۔ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم نے اس مہم کی کامیابی پر اپنے پیغام میں فرمایا کہ ایس آئی آر سے متعلق صحیح معلومات اور بیداری وقت کی اہم ضرورت ہے، امارتِ شرعیہ نے اپنی دینی و سماجی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے یہ مہم شروع کی تاکہ عوام میں غلط فہمیوں کا ازالہ ہو، قانونی و سماجی پہلوؤں کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے اور لوگ اعتماد کے ساتھ درست رہنمائی حاصل کر سکیں، انہوں نے کہا کہ یہ مہم صرف تربیت تک محدود نہیں؛ بلکہ سماج میں شعور، اعتماد اور باہمی تعاون کو فروغ دینے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا مختلف ریاستوں میں ایس آئی آر کی تیاری کر رہی ہے؛ جس میں ریاست اڈیشہ بھی شامل ہے، جہاں ایس آئی آر سے پہلے پیرٹل میپنگ (2002 کے ووٹر لسٹ سے موجودہ ووٹر لسٹ کا ملان) کا کام جاری ہے، چونکہ اس بار کا ایس آئی آر پہلے کے مقابلے میں مختلف اور پیچیدہ ہے؛ چنانچہ اگر کسی کا 2002 کے ووٹر لسٹ میں نام نہیں ہے تو اسے جوڑوانے، الیکشن کمیشن کی طرف سے مطلوبہ کاغذات میں آسانی سے دستیاب کاغذات مثلاً آدھار کارڈ، پین کارڈ اور راشن کارڈ وغیرہ کو شامل نہیں کیا گیا ہے، اس لئے حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب زید مجدہم امیر شریعت بہار، اڈیسہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال نے ضرورت محسوس کی کہ بلا تفریق مذہب و ملت ہر شہری کو قبل از وقت ہوشیار کر دیا جائے تاکہ وقت آنے پر وہ کسی بھی دشواری سے خود کو محفوظ رکھ سکیں، اسی مقصد کے تحت امارتِ شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ کی قیادت و رہنمائی میں ووٹر بیداری مہم چلائی گئی حضرت امیر شریعت مدظلہ کی ہدایت پر امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے ناظم مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے اس کا آغاز کیا، کٹک کے قاضی شریعت مولانا صبغت اللہ قاسمی صاحب، قاضی عبد الودود قاسمی صاحب قاضی شریعت راؤرکیلا نے بڑی جد جہد کر کے رابطہ عامہ کو مضبوط کیا ور جگہ جگہ کیمپ لگوائے، امارت شرعیہ کے قاضی شریعت مولانا انظار عالم قاسمی صاحب، مولانا مفتی محمد سہراب ندوی صاحب نائب ناظم، مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نائب ناظم، مولانا مفتی وصی احمد قاسمی صاحب نائب قاضی شریعت امارت شرعیہ اور امارت شرعیہ دیگر علمائے کرام ہمیشہ اس سلسلہ میں فکر مند رہے، امارت شرعیہ سے ایک وفد کو جن میں ایس آئی آر سے متعلق امور کے ماہرین مفتی قیام الدین قاسمی، ڈاکٹر حفظ الرحمن حفیظ اور مولانا اکرام الدین القاسمی پر مشتمل وفد کو اڈیشہ روانہ کیا گیا، وفد کی قیادت مولانا قمر انیس قاسمی معاون ناظم امارت شرعیہ نے کی؛ یہ وفد 16 اپریل کو پٹنہ سے روانہ ہو کر اڈیشہ کے شہر کٹک پہونچا اور 25 اپریل تک اڈیشہ کے مختلف اضلاع میں ایک سے زائد مقامات پر تربیتی کیمپ لگا کر بڑی تعداد کو تربیت دیا۔ تربیت حاصل کرنے والے افراد نے ذمہ داری قبول کی کہ مذہب و مسلک اور برادری کی تفریق کئے بغیر ہر شہری کا تعاون کریں گے، آخر میں انہوں نے اڈیشہ کے ان تمام باشندگان کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس تربیتی مہم میں کسی طرح بھی حصہ لیا۔ حضرت امیر شریعت کا مذکورہ پیغام پریس کانفرنس میں امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے نائب قاضی شریعت مفتی سہیل اختر قاسمی صاحب نے لوگوں تک پہونچایا، انہوں نے امارت شرعیہ کی جانب سے دس دن کی ایس آئی آر تربیتی مہم کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس مہم کے دوران ہر ضلع کے متعدد مقامات پر مقامی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے تربیتی پروگرام منعقد کئے گئے، سوال و جواب کے سیشن رکھے گئے اور عوام کی عملی رہنمائی کی گئی۔ انہوں نے پہلے مرحلے کی کامیاب تکمیل پر امارت شرعیہ کے قضاۃ کرام، تنظیم امارت شرعیہ کے ضلعی و مقامی ذمہ داران، علما و ائمہ کرام، مقامی تنظیموں، انجمنوں، پنچایتوں، سماجی کارکنان اور تمام شرکاء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے یہ مہم کامیاب ہوئی۔ واضح رہے کہ ایس آئی آر سے متعلق پروجیکٹر کے ذریعے نوجوانوں کی عملی تربیت کے لیے یہ ورکشاپس منعقد کی گئیں جن میں تعلیم یافتہ، باشعور اور سماجی خدمت کے جذبے سے سرشار نوجوانوں کو عملی میدان میں مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے تیار کیا گیا، اور متعدد تربیتی پروگراموں میں قبائلی برادریوں کے افراد نے شرکت کر کے تربیت حاصل کی۔ پریس کانفرنس میں مولانا قمر انیس قاسمی معاون ناظم، مفتی مجیب الرحمٰن قاسمی معاون قاضی امارت شرعیہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے اس مہم کی اہمیت و افادیت کو اجاگر کیا، نیز حاجی شکیل صاحب مہتمم مدرسہ بسرا اور جناب سرفراز طارق صاحب صدر پانپوش ایکتا کمیٹی جناب انوار صاحب خزانچی چھوٹی مسجد کمیٹی راؤرکیلا، جناب محمد عارف صاحب اور موجود تمام شرکاء نے بھی متفقہ طور پر کہا کہ موجودہ حالات میں یہ مہم ایک نہایت ضروری، بروقت اور عوامی مفاد سے جڑا ہوا قدم ہے، جس سے عام شہریوں کے حقوق کے تحفظ میں عملی مدد ملے گی ہم تمام لوگ امارت شرعیہ کے اس رہنمایانہ عمل کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ پریس کانفرنس کے شرکا نے واضح کیا کہ امارتِ شرعیہ کی یہ مہم مکمل طور پر اصلاحی، تعمیری اور عوامی مفاد پر مبنی رہی، جس کا کسی بھی سیاسی جماعت یا سیاسی مفاد سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ہندوستانی شہریوں کی بے لوث اور مخلصانہ خدمت پر مبنی عمل ہے، اس مہم کا مقصد صرف یہ ہے کہ اڈیشہ کا ہر شہری اپنے آئینی، سماجی اور باہمی حقوق سے واقف ہو اور ان کے تحفظ میں فعال کردار ادا کرے۔

بھیونڈی میں پانی، سڑک اور صفائی کے مسائل پر بڑھتا عوامی غصہ، میونسپل انتظامیہ کو میمورنڈم پیش

بھیونڈی: ۲۵/اپریل (شارف انصاری):- مہاراشٹر کے بھیونڈی شہر میں بنیادی شہری سہولیات کے فقدان پر عوامی ناراضگی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ پانی کی غیر منصفانہ فراہمی، خستہ حال سڑکوں اور صفائی کے ناقص انتظامات کے خلاف نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار گروپ) کے بھیونڈی شہر ضلع صدر شعیب گڈو کی قیادت میں میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کو میمورنڈم پیش کیا گیا۔ میمورنڈم میئر اور کمشنر کے حوالے کرتے ہوئے شہری مسائل پر فوری کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ میمورنڈم میں الزام لگایا گیا ہے کہ شہر کے کئی علاقوں میں شدید آبی قلت برقرار ہے، جبکہ بعض علاقوں میں 24 گھنٹے پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ خاص طور پر آئی جی ایم اسپتال اطراف اور وارڈ نمبر 1، 2، 4، 5، 10، 11، 12 اور 16 میں پینے کے پانی کی شدید قلت کی نشاندہی کی گئی۔ گرمی کے موسم اور آئندہ سماجی تقریبات کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام علاقوں میں یکساں اور باقاعدہ پانی کی فراہمی یقینی بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔ بارش سے قبل نالوں کی صفائی نہ ہونے پر بھی شدید ناراضگی ظاہر کی گئی۔ میمورنڈم میں خبردار کیا گیا کہ اگر بروقت صفائی نہ کی گئی تو مانسون کے دوران آبی جمعاؤ کی سنگین صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ انتظامیہ سے متعلقہ ٹھیکیداروں کو فوری کام شروع کرنے کی ہدایت دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ شہر کی خستہ حال سڑکوں کا مسئلہ بھی زور و شور سے اٹھایا گیا۔ میمورنڈم میں کہا گیا کہ کئی مقامات پر ڈامر کی سڑکیں گڑھوں میں تبدیل ہو چکی ہیں، جس سے حادثات کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ تہواروں سے قبل سڑکوں کی مرمت اور آر سی سی سڑکوں پر ضرورت کے مطابق اسپیڈ بریکر نصب کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ اس کے علاوہ کھلے نالوں اور گٹروں پر ڈھکن لگانے، بند اسٹریٹ لائٹس کو فوری درست کرنے اور آوارہ کتوں کے بڑھتے خطرے پر قابو پانے کا مطالبہ بھی انتظامیہ کے سامنے رکھا گیا۔ شعیب گڈو نے کہا کہ شہر میں شہری سہولیات کی حالت انتہائی تشویشناک ہے اور میونسپل انتظامیہ کو فوری ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔ میمورنڈم پیش کرتے وقت حلیم انصاری، سریش پاٹل، فراز بابا، ملک مومن، تالیش مومن، ممتاز انصاری، ہارون خان، عرفان شیخ، خوشحال گھوئیل، ذکی انصاری، محبوب موتی والے، سلیم میمن، ایڈووکیٹ نسیم، طیب کومنگ اور مسلم انصاری سمیت بڑی تعداد میں پارٹی عہدیداران و کارکنان موجود تھے۔

حرمت والے چار مہینے

عزیز احمد قاسمی، ناظم، مرکزی جمعیت علماء ہند

اسلام میں کسی زمانے یا جگہ کو بطورِ عبادت حرام قرار دینا صرف اسی وقت درست ہوتا ہے جب اس کی بنیاد وحی الٰہی پر ہو، کیونکہ حلال و حرام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ انسان اپنی خواہش یا مفاد کے تحت کسی چیز کو حرام تو قرار دے سکتا ہے، مگر اسے عبادت کا درجہ نہیں دے سکتا۔ نبی کریم ﷺ نے اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی مقرر کردہ حرام چیزیں ہیں۔ لہٰذا اللہ کی حدود کا احترام کرنا ایمان کا تقاضا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: "اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے، یہ اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے" (سورۃ الحج:30)

حرمت والے مہینوں کی حقیقت: اللہ تعالیٰ نے سال کے بارہ مہینوں میں سے چار مہینوں کو خاص حرمت عطا فرمائی ہے، جنہیں "اشہرِ حرم" کہا جاتا ہے: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ ہے... ان میں سے چار حرمت والے ہیں، یہی سیدھا دین ہے، پس ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو" (سورۃ التوبہ:36) ان مہینوں میں گناہ اور ظلم کی سنگینی بڑھ جاتی ہے، اور خاص طور پر لڑائی جھگڑے سے منع کیا گیا تاکہ حج و عمرہ کے مسافر امن کے ساتھ اپنے فرائض ادا کر سکیں۔ نظامِ وقت اور اسلامی حکمت: اللہ تعالیٰ نے وقت کے حساب کے لیے سورج اور چاند کو معیار بنایا: دن اور ہفتے سورج سے، مہینے اور سال چاند سے۔ یہ نظام اس لیے رکھا گیا تاکہ ہر شخص، چاہے وہ تعلیم یافتہ ہو یا نہ ہو، عبادات کے اوقات آسانی سے جان سکے۔ قرآن میں ہے: "وہی ہے جس نے سورج کو روشنی اور چاند کو نور بنایا..." (سورۃ یونس:5)

مشرکین کی غلط روش اور اسلام کی اصلاح: زمانہ جاہلیت میں عرب "نسیء" کے ذریعے مہینوں کو آگے پیچھے کر دیتے تھے تاکہ اپنی سہولت کے مطابق حرام کو حلال بنا سکیں۔ قرآن نے اس عمل کو سختی سے رد کرتے ہوئے اسے کفر میں اضافہ قرار دیا۔ اسلام نے اس بگاڑ کو ختم کر کے اصل نظام کو بحال کیا، اور واضح کر دیا کہ اللہ کے مقرر کردہ نظام میں تبدیلی گمراہی ہے۔ ذوالقعدہ کی خصوصی فضیلت: ذوالقعدہ کے مہینے کو ایک خاص فضیلت حاصل ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے تمام عمرے اسی مہینے میں ادا فرمائے۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے چار عمرے کیے اور سب ذوالقعدہ میں کیے (بخاری و مسلم)۔ یہ عمل دراصل مشرکین کی مخالفت بھی تھا، کیونکہ وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کو ناجائز سمجھتے تھے۔

اہم پیغام: حرمت والے مہینے ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ: اللہ کی حدود کا احترام کریں، گناہوں سے خاص طور پر بچیں، دین میں خود ساختہ تبدیلی نہ کریں، مشرکین کے طریقوں سے اجتناب کریں۔ قرآن کا پیغام واضح ہے: "اللہ نے کعبہ اور حرمت والے مہینوں کو لوگوں کے قیام کا ذریعہ بنایا" (سورۃ المائدہ:97) جو لوگ اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرتے ہیں اور اپنے دین پر فخر کرتے ہیں، وہی حقیقی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں پاکیزہ زندگی اور آخرت میں عظیم اجر ہے۔

وزیر اعظم مودی نے نیتی آیوگ کو اصلاحات، اختراع کے لیے ایک اہم ستون کے طور پر سراہا

نئی دہلی۔ 25/اپریل۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہندوستان کے گورننس فریم ورک میں نیتی آیوگ کی اہمیت پر زور دیا اور اسے اصلاحات، اختراعات اور تعاون پر مبنی وفاقیت کا ایک اہم محرک قرار دیا۔ پالیسی تھنک ٹینک کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر اعظم نے کہا کہ نیتی آیوگ نے پالیسی سازی کو مضبوط بنانے اور ملک بھر میں زندگی کی آسانی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وزیر اعظم نے تنظیم نو کے دیگر نئے تعینات ہونے والے اراکین کو بھی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ نیتی آیوگ ہندوستان کے پالیسی سازی کے فن تعمیر میں ایک اہم ستون کے طور پر ابھر رہا ہے، تعاون پر مبنی وفاقیت کو فروغ دے رہا ہے، اصلاحات کو آگے بڑھا رہا ہے اور زندگی کی آسانی کو بڑھا رہا ہے۔ یہ تمام شعبوں میں اختراعات اور طویل مدتی حکمت عملی کے لیے ایک متحرک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرکار نے نیتی آیوگ کی تشکیل نو کی ہے، میری نیک تمنائیں جناب اشوک کمار لاہڑی جی کے نائب چیئرمین بننے پر، جناب راجیو گوباجی، پروفیسر کے وی اور ڈاکٹر ایم سرینواس جی نیتی آیوگ کے کل وقتی ممبر بننے پر ان سب کو ایک نتیجہ خیز اور مؤثر مدت کی خواہش کرتے ہیں۔ پی ایم مودی نے ماہر اقتصادیات اشوک کمار لاہڑی کو نیتی آیوگ کے وائس چیئرمین کے طور پر ان کی تقرری پر مبارکباد پیش کی، اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ان کی مہارت ہندوستان کی اصلاحات کی رفتار کو تقویت دے گی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیر اعظم نے کہا، "شری اشوک کمار لاہڑی جی سے ملاقات کی اور نیتی آیوگ کے وائس چیئرمین کے طور پر ان کے تقرر پر میری نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ معاشیات اور عوامی پالیسی میں ان کا بھرپور تجربہ ہندوستان کے اصلاحاتی سفر اور وکست بھارت بننے کی طرف سفر کو بہت مضبوط کرے گا۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی کوششیں ہماری دس بہترین پالیسی سازی میں مزید تقویت دیں گی۔

ریلائنس جیو مصنوعی ذہانت کے دور کا ڈیجیٹل گیٹ وے بنے گا: آکاش امبانی

ممبئی، 25 اپریل۔ ایم این این۔ ریلائنس انڈسٹریز کے تازہ ترین نتائج واضح طور پر بتاتے ہیں کہ کمپنی اپنے اگلے بڑے ترقی کے مرحلے کی طرف بڑھ رہی ہے، جہاں جیو نہ صرف ٹیلی کام فراہم کرنے والا بلکہ ہندوستان کا ڈیجیٹل اور AI گیٹ وے بننے کی سمت کام کر رہا ہے۔ کمپنی کی انتظامیہ کے مطابق، جیو اب ایک ایسے مرحلے پر پہنچ گیا ہے جہاں اس کا مضبوط کنیکٹوٹی اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر مستقبل میں AI پر مبنی خدمات کی توسیع کی بنیاد رکھ رہا ہے۔ ریلائنس جیو انفوکومکے چیئرمین آکاش امبانی نے کہا، جیو نے ہندوستان کو انٹرنیٹ کے دور میں داخل کیا ہے اور اب، 52 کروڑ 40 لاکھ سے زیادہ صارفین کے ساتھ، یہ انٹیلی جنس دور※ کا ڈیجیٹل گیٹ وے بننے کے لیے تیار ہے۔ جیو کی جدید کنیکٹیویٹی اور کمپیوٹ انفراسٹرکچر پورے ملک میں صارفین، گھروں اور کاروباروں تک AI خدمات فراہم کرے گا۔" ملک کے سب سے بڑے صارف کی بنیاد اور تیزی سے پھیلتے ہوئے 5G نیٹ ورک کے ساتھ، جیو اب اپنے کنیکٹیویٹی انفراسٹرکچر کو مزید گہرا کرنے پر مرکوز ہے۔ جیو فائبر اور جیو ایئر فائبر کا تصور صرف براڈ بینڈ خدمات کے طور پر نہیں بلکہ کنیکٹیویٹی ٹولز کے طور پر کیا جا رہا ہے جو گھروں اور چھوٹے کاروباروں تک تیز رفتار انٹرنیٹ لا کر ڈیجیٹل اور AI خدمات کو اپنانے میں تیزی لائیں گے۔ مارچ 2026 تک، جیو کا فکسڈ براڈ بینڈ یوزر بیس 2 کروڑ 71 لاکھ تک پہنچ گیا ہے، جس کا مارکیٹ شیئر تقریباً 43٪ ہے۔ جیو ایئر فائبر کے 13 ملین سبسکرائبر بیس اس توسیع کے ایک بڑے ڈرائیور کے طور پر ابھرے ہیں۔ ڈیٹا کی کھپت میں تیزی سے اضافہ بھی اس تبدیلی کا ایک اہم محرک ہے۔ جیو نیٹ ورک پر کل ڈیٹا ٹریفک میں سال بہ سال تقریباً 35٪ اضافہ ہوا ہے، فی کس ڈیٹا کی کھپت 3.42 جی بی فی ماہ تک پہنچ گئی ہے۔ ڈیٹا کا یہ بڑھتا ہوا استعمال مستقبل میں AI پر مبنی خدمات کے لیے ایک مضبوط بنیاد رکھے گا۔ اس موقع پر آکاش امبانی نے کہا کہ جیو نے ہندوستان کو انٹرنیٹ کے دور سے جوڑنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ آج، 524 ملین سے زیادہ صارفین کے ساتھ، یہ انٹیلی جنس دور کا ڈیجیٹل گیٹ وے بننے کے لیے تیار ہے۔ جیو کی جدید ترین کنیکٹیویٹی اور ایج کمپیوٹ انفراسٹرکچر اسے ایک کلیدی کنڈکٹ بناتا ہے جس کے ذریعے AI خدمات صارفین، گھروں اور کاروباروں تک پہنچیں گی اور پورے ملک میں اس کی صنعت کو جیو کی ترقی کے قابل بنائے گی۔

خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے ہند۔نیپال شراکت کے بارے میں نیپالی صحافیوں کو مخاطب کیا

نئی دہلی۔ 25/اپریل۔ ایم این این۔ خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے ہفتہ کو نیپال کے صحافیوں کے ایک گروپ سے بات چیت کی۔ وزارت خارجہ کے سرکاری ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ مصری نے گروپ کو ہندوستان اور نیپال کے درمیان شراکت داری میں ہونے والی پیش رفت سے آگاہ کیا۔ خارجہ سکریٹری نے گروپ کو ہندوستان اور نیپال کے درمیان کثیر جہتی شراکت داری میں ہونے والی اہم پیش رفت اور مستقبل کے لیے اس کے مثبت نقطہ نظر سے آگاہ کیا۔ اس سے قبل 23 اپریل کو پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے پارلیمنٹ ہاؤس میں نیپال کے 20 میڈیا صحافیوں کے ساتھ بھی ملاقات کی۔ نیپال سے تعلق رکھنے والے 20 میڈیا صحافیوں کے ساتھ پارلیمنٹ ہاؤس، نئی دہلی میں، ہندوستان کے اپنے واقفیت کے دورے پر ہیں۔ ہندوستان کے پارلیمانی نظام، سیاسی فریم ورک اور سفارتی رسائی پر تبادلہ خیال کیا۔ اس طرح کے تعاملات مضبوط ادارہ جاتی میں معاون ہوتے ہیں۔ نیپال کی سرحد ہندوستان کی پانچ ریاستوں سکم، مغربی بنگال، بہار، اتر پردیش اور اتراکھنڈ کے ساتھ ملتی ہے۔ ہندوستان اور نیپال کے درمیان قدیم تہذیبی اور ثقافتی رشتوں کی مثال دونوں ممالک کے درمیان مضبوط عوام سے عوام کے روابط سے ملتی ہے۔ وزارت خارجہ کے ایک بیان کے مطابق، نیپال اپنی' پڑوسی پہلے※ پالیسی کے تحت ہندوستان کا ترجیحی شراکت دار ہے۔ دوستی کے یہ بندھن ہندوستان اور نیپال کے درمیان اعلیٰ سطح پر باقاعدہ تبادلوں سے بھی مضبوط ہوتے ہیں۔ مئی 2014 سے، وزارت خارجہ امور کے مطابق، ریاست کے سربراہ/سربراہ حکومت کی سطح پر 17 تبادلے ہوئے ہیں۔ وزارت خارجہ کے بیان میں مزید کہا گیا کہ دونوں ممالک کے درمیان متواتر اعلیٰ سطحی دوروں اور تبادلوں نے دوطرفہ شراکت داری کو تیز کیا ہے، اور قیادت کو تعلقات کے تمام پہلوؤں کا باقاعدہ وقفوں سے جائزہ لینے میں مدد کی ہے۔

بھارت 6G رول آؤٹ کی تیاری کر رہا ہے، کلیدی 600 میگاہرٹز بینڈ کی میعاد میں توسیع: ٹرائی

نئی دہلی۔ 25/اپریل۔ ایم این این۔ ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی آف انڈیا (TRAI) کے چیئرمین، انیل کمار لاہوتی نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان 6G خدمات کے رول آؤٹ کے لیے سرگرمی سے تیاری کر رہا ہے اور اس نے 600 میگاہرٹز بینڈ کی معیاد کو بڑھا دیا ہے، جو کہ اگلی نسل کے تیز رفتار انٹرنیٹ کی تعیناتی کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا، یہ اقدام ملک بھر میں تیزی سے بڑھتے ہوئے ڈیٹا کی کھپت کے درمیان سپیکٹرم کی دستیابی کو مضبوط بنانے اور نیٹ ورک کی کارکردگی کو بہتر بنانے کی وسیع تر کوششوں کا حصہ ہے۔ لاہوتی نے یہ بھی نوٹ کیا کہ TRAI نے ٹیلی کام سیکٹر میں دستیاب وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو بڑھانے کے لیے انٹر بینڈ سپیکٹرم شیئرنگ اور اضافی سپیکٹرم کی لیزنگ جیسے اقدامات کی بھی سفارش کی ہے۔ ریگولیٹر نے مزید تجویز پیش کی ہے کہ ٹیلی کام آپریٹرز کے درمیان فعال انفراسٹرکچر شیئرنگ کو فعال کیا جائے، جس میں حکومت کی مالی اعانت سے چلنے والے بنیادی ڈھانچے کا لازمی اشتراک اور نجی طور پر فنڈ سے چلنے والے اثاثوں کی رضاکارانہ اشتراک شامل ہے۔ ٹرائی نے کمپیٹیو غیر عوامی نیٹ ورکس کے لیے رہنما خطوط بھی جاری کیے ہیں، جس سے کاروباری اداروں کو نجی 5G نیٹ ورکس قائم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ تاہم، لاہوتی نے کہا کہ یہ طبقہ ابھی تک ایک بڑی کامیابی کے طور پر ابھرا ہے اور اس کی مکمل صلاحیتوں کا ادراک کرنے کے لیے اسٹیک ہولڈرز کے درمیان زیادہ سے زیادہ تعاون کی ضرورت ہے۔

آبنائے ہرمز میں موجود بارودی سرنگیں کتنی خطرناک ہیں اور انھیں ہٹانا اتنا مشکل کیوں؟

(۲۵/اپریل: بی بی سی اردو):۔ امریکہ اور اسرائیل کے خلاف جنگ کے دوران ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز میں بارودی سرنگیں بچھانے کا معاملہ ایک بار پھر خبروں میں ہے۔ جمعرات کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ انھوں نے امریکی بحریہ سے کہا ہے کہ اگر آبنائے ہرمز میں کسی ایرانی کشتی کو بارودی سرنگیں بچھاتے دیکھا گیا تو اسے تباہ کر دیا جائے۔ آبنائے ہرمز سے دنیا کی 20 فیصد تیل اور ایل این جی کی سپلائی گزرتی ہے اور ایران نے اسے تقریباً بند کر دیا ہے۔ اسی دوران امریکہ بار بار فوجی کارروائی کے ذریعے آبنائے ہرمز کو کھولنے اور یہاں بچھائی گئی بارودی سرنگوں کو ہٹانے کی بات کر رہا ہے۔ آئیے جانتے ہیں کہ سمندر میں کون سی بارودی سرنگیں بچھائی جاتی ہیں، وہ کیسے کام کرتی ہیں اور انھیں ہٹانا کیوں بہت مشکل ہوتا ہے۔ ہم یہ بھی جانیں گے کہ جنگ میں ان کی کیا اہمیت ہے اور ان کی تاریخ کیا ہے؟ سمندری بارودی سرنگیں یا سی مائنز پانی میں رکھا جانے والا دھماکہ خیز مواد ہے جس کا مقصد آبدوزوں اور جہازوں کو تباہ کرنا ہے۔ ان کا استعمال دشمن کے جہاز کو کسی مخصوص سمندری علاقے میں آنے سے روکنے یا اسے آگے بڑھنے سے باز رکھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ بارودی سرنگیں ایک پرانی ٹیکنالوجی ہیں۔ پہلی بار چین نے اسے 14 ویں صدی میں قزاقوں کے خلاف استعمال کیا۔ امریکہ میں پہلی مرتبہ سمندری بارودی سرنگ آزادی کی جنگ کے دوران استعمال کی گئی۔ اس وقت بارود سے بھرے ڈرم سمندر میں چھوڑے جاتے تھے جو ٹکرانے پر پھٹ جاتے تھے۔ چین میں پہلی بار استعمال کے بعد دنیا کی تقریباً ہر بحری جنگ میں ان سرنگوں کا استعمال ہوا۔ یہ پہلی اور دوسری عالمی جنگ کے ساتھ ساتھ کوریا، فاک لینڈ جزائر اور خلیجی جنگ میں بھی استعمال کی گئیں۔ دفاعی ماہر راہل بیدی کا کہنا ہے کہ سمندری بارودی سرنگیں خود کار ہوتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ 'یہ ایسے دھماکہ خیز آلات ہیں جو ہدف بنا کر حملہ کرتے ہیں۔ انھیں 'انٹیلیجنٹ مائنز' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ٹینکروں، حملہ آور جہازوں اور مال بردار جہازوں میں فرق کر سکتی ہیں اور اسی بنیاد پر پھٹتی ہیں۔' انھیں جہازوں کی شناخت کے لیے پروگرام کیا جاتا ہے تاکہ انھیں موثر طریقے سے استعمال کیا جائے۔' ٹیکنالوجی میں جدت کے ساتھ بارودی سرنگوں میں بھی بڑی تبدیلی آئی۔ رابرٹ سٹراس سینٹر فار سیکیورٹی اینڈ لا کے مطابق ان کی تین اقسام ہیں۔ یہ براہ راست ٹکرانے یا بہت قریب آنے پر پھٹتی ہیں۔ انھیں نصب کرنا سب سے آسان ہوتا ہے۔ انفلوئنس مائنز: یہ زیادہ جدید ٹیکنالوجی پر مبنی ہوتی ہیں اور دھماکے کے لیے براہ راست رابطے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان میں نصب سینسر جہاز سے آنے والے مخصوص سگنلز کو پہچانتے ہیں۔ ان میں مقناطیسی، آواز، دباؤ، زمینی ارتعاش یا زیر آب الیکٹرانک سگنلز شامل ہو سکتے ہیں۔ کنٹرولڈ مائنز: اس تیسری قسم میں دھماکہ ریموٹ کنٹرول کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہ سرنگیں سمندر میں مختلف طریقوں سے بچھائی جاتی ہیں: ڈرفٹنگ مائنز: انھیں پانی میں چھوڑ دیا جاتا ہے اور یہ سمندری لہروں کے ساتھ بہتی رہتی ہیں۔ مورڈ مائنز: یہ بڑی اور لنگر سے بندھی ہوئی کانٹیکٹ مائنز ہوتی ہیں جو پانی کی سطح کے کچھ نیچے تیرتی ہیں۔ یہ جہاز کے ٹکرانے پر پھٹ جاتی ہیں اور تقریباً 100 پاؤنڈ یا اس سے زیادہ دھماکہ خیز طاقت خارج کرتی ہیں۔ باٹم مائنز: یہ ایسی انفلوئنس مائنز ہوتی ہیں جو سمندر کی تہہ میں رکھی جاتی ہیں۔ یہ اپنے سینسرز کے ذریعے جہاز کی شناخت کرتی ہیں اور سینکڑوں پاؤنڈ دھماکہ خیز مواد کے ساتھ پھٹتی ہیں۔ لمپٹ مائنز: ی

بیف ٹرانسپورٹیشن کے شبہ میں مسلم نوجوان پر حملہ

حدگاؤں میں گورکشکوں نے نداف کی پٹائی کردی

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز)): ضلع ناندیڑ کے حدگاؤں علاقے میں بیف ٹرانسپورٹیشن کے شبہ میں ایک نوجوان پر مبینہ طور پر گورکشکوں کے ہاتھوں حملہ کیے جانے کا سنگین واقعہ سامنے آیا ہے، جس کے بعد علاقے میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔تفصیلات کے مطابق، متاثرہ نوجوان**محمد نداف ثنا قریشی جو پیشے سے کنڈکٹر ہیں اور گزشتہ دو ماہ سے گاڑی نمبر**ACF 28420** پر کام کر رہے تھے، نے اپنے بیان میں بتایا کہ 23 اپریل 2026 کی شام تقریباً ساڑھے سات بجے وہ ڈرائیور**ایلوَن پاٹس کے ساتھ کیرالا کے مقام پٹنامی سے سیب لے کر ناگپور جارہے تھے۔اسی دوران حدگاؤں کے قریب ایک پٹرول پمپ کے سامنے اچانک موٹر سائیکلوں پر سوار تقریباً آٹھ افراد نے، جنہیں گورکشک بتایا جارہا ہے، ان کی گاڑی کو روک لیا۔حملہ آوروں نے گاڑی میں بیف کی نقل وحمل کا شبہ ظاہر کرتے ہوئے دونوں پر دھاردار ہتھیاروں سے بے رحمی سے حملہ کیا۔اس حملے میں نداف قریشی شدید زخمی ہو گئے۔متاثرہ کے مطابق ایک حملہ آور نے پنچ فائٹر کے ذریعے ان کے چہرے پر وار کیا، جس سے ان کی ناک بری طرح زخمی ہو گئی۔واقعے کے فوراً بعد مقامی لوگوں نے زخمیوں کو سرکاری اسپتال حدگاؤں منتقل کیا، جہاں ابتدائی علاج کے بعد انہیں ناندیڑ کے ایک خانگی اسپتال میں داخل کرایا گیا۔اس وقت وہ آئی سی یو میں زیر علاج ہیں۔متاثرہ افراد نے اس واقعے کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے پولیس میں شکایت درج کرائی ہے۔واقعے کی اطلاع ملتے ہی سید امتیاز جلیل کی ہدایت پر مجلس کے سینئر لیڈر**سید معین فوری طور پر اسپتال پہنچے اور زخمی نوجوان کی عیادت کی۔انہوں نے علاج اور آپریشن کے لیے مالی مدد فراہم کی اور متاثرہ خاندان کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔اس موقع پر سید معین نے ضلع کے ایس پی**ایشاش کمار** سے بات چیت کرتے ہوئے ملزمان کے خلاف سخت دفعات کے تحت کارروائی کا مطالبہ کیا۔انہوں نے یقین دلایا کہ اس واقعے میں ملوث تمام افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی اور متاثرہ کو انصاف فراہم کیا جائے گا۔

ناندیڑ میں اسٹریٹ سیفٹی ٹیم کی بڑی کارروائی، غیر قانونی خنجر سمیت تین ملزمان گرفتار

ناندیڑ:25اپریل:(ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر پولیس کے تحت ناندیڑ میں اسٹریٹ سیفٹی دستے نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی ہتھیار رکھنے اور مشتبہ حالت میں گھومنے والے تین افراد کو گرفتار کرلیا، جبکہ ایک ہزار روپے مالیت کا لوہے کا خنجر ضبط کیا گیا۔یہ کارروائی پولیس اسٹیشن ہوائی اڈہ کی حدود میں گشت کے دوران عمل میں آئی۔پولیس کے مطابق، 24اپریل 2026 کو کومبنگ آپریشن کے دوران اطلاع ملی کہ مال ٹیکڑی برج کے قریب ایک شخص غیر قانونی ہتھیار کے ساتھ گھوم رہا ہے۔اطلاع پر فوری کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے موقع پر پہنچ کر ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لیا۔تلاشی کے دوران اس کے پاس سے ایک لوہے کا خنجر برآمد ہوا، جس کی قیمت تقریباً 1000 روپے بتائی گئی ہے۔گرفتار ملزم کی شناخت سنیل سنگھ درشن سنگھ دودھانی (عمر 26 سال، ساکن بھارت کالونی، احمد پور ضلع لاتور) کے طور پر ہوئی ہے۔اسی دوران علاقے میں مزید گشت کے دوران دو دیگر افراد اندھیرے میں مشتبہ انداز میں چھپے ہوئے پائے گئے، جو کسی واردات کی نیت سے موجود تھے۔انہیں بھی حراست میں لے لیا گیا۔ان کی شناخت ارجن سنگھ دھارا سنگھ دودھانی (عمر 31 سال، ساکن ساکھلا پلاٹ پربھنی) اور کرپال سنگھ گرپچن سنگھ دودھانی (عمر 26 سال، ساکن ساکھلا پلاٹ پربھنی) کے طور پر ہوئی ہے۔پولیس نے تینوں ملزمان کے خلاف بھارتی اسلحہ قانون کے تحت مقدمات درج کر کے مزید تفتیش شروع کردی ہے۔یہ کارروائی اویناش کمار (پولیس سپرنٹنڈنٹ، ناندیڑ)، ارچنا پاٹل اور سورج گروکی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ٹیم کی قیادت پولیس انسپکٹر بھاگوت ناگرگوجے نے کی۔پولیس سپرنٹنڈنٹ نے اس کامیاب کارروائی پر متعلقہ افسران اور عملے کی ستائش کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی۔

ٹی-ای-ٹی-امتحان میں کامیابی کے لیے

کامل رہنمائی اور مسلسل مطالعہ کی ضرورت: علی انجم رَضوی

دھولیہ: (پرنسپل انصاری شمس الحسن): پرائمری مدرسین کی تقرّری کے لیے لازمی امتحان ”معلم اہلیتی جانچ“ Teacher Eligibility TETTest)) آئندہ 21 جون 2026ء کو پوری ریاست مہاراشٹر میں ہونے جارہا ہے۔ یہ امتحان کافی مشکل ہوتا ہے۔ اِس لیے اِس امتحان میں کامیاب ہونے کے لیے ماہرِ تعلیم سَیّد علی انجم رَضوی کی مفید رہنمائی کے ورک شاپ مختلف شہروں میں منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ اِسی نوعیت کا ایک بے حد معلوماتی ورک شاپ علم و ادب اور تعلیم و تعلّم کے مرکز دھولیہ شہر میں 19 اپریل 2026ء بروز اتوار، بمقام ماریہ انگلش میڈیم اسکول، دھولیہ میں منعقد ہوا۔ یہ ایک روزہ ”مہاٹی۔ای۔ٹی ورک شاپ“ اے۔ایم۔سی۔ بہو اُدّیشیہ سَنستھا، ینگ بوائز ایجوکیشنل اینڈ انڈسٹریل سرکل اور ماریہ اسپورٹس اینڈ ایجوکیشنل بہو اُدّیشیہ سَنستھا کے باہمی اشتراک سے رکھا گیا۔ اِس علمی و تربیتی پروگرام میں ٹی۔ای۔ٹی، سی۔ٹی۔ٹی اور ٹی۔اے۔آئی۔ٹی میں کامل مہارت رکھنے والے اور گزشتہ 18 برسوں سے اِن امتحانات کی تیاری کے لیے پورے مہاراشٹر میں رہنمائی کرنے والے سَیّد علی انجم رَضوی نے امتحان دینے والے امیدواروں کی رہنمائی کی۔ اِس پروگرام کی صدارت الحاج حبیب الرحمٰن سر (صدر، ینگ بوائز ایجوکیشنل اینڈ انڈسٹریل سرکل، دھولیہ) نے فرمائی۔ بطور مہمانانِ خصوصی جاوید محمد شعبان المعروف جاوید پلڈر صاحب (صدر ماریہ اسپورٹس اینڈ ایجوکیشنل سَنستھا)، انصاری شمس الحسن (صدر مدرس اصلاح البنات اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج)، سینئر معلم الحاج زاہد حسین (رکن انتظامیہ حاجی ہاشم ماڈل اسکول)، محمدیہ بوائز ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے سینئر ٹیچر ادیب خان مدعو تھے۔ضلع پریشد مدرس شیخ فرید زین الدین✻ حلیم اختر، حاجی جاوید حسین، ابوزر حبیب الرحمٰن اور دیگر تمام ہی ذمہ داران کی خصوصی کاوشوں سے یہ پروگرام نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ورکشاپ کا مقصد مہاٹی۔ای۔ٹی امتحان سے متعلق رہنمائی، تدریسی صلاحیتوں میں اضافہ اور امیدواروں کو امتحان کی بہتر تیاری کے لیے مفید نکات فراہم کرنا تھا۔حبیب الرحمٰن سر نے اپنے صدارتی خطاب میں تعلیمی میدان میں معیار کی بلندی، اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی اور نئی تعلیمی پالیسی کے تقاضوں سے ہم آہنگی پر زور دیا۔ اغراض و مقاصد شمس الحسن سر نے پیش کیے۔ جبکہ نظامت کے فرائض حاجی افضال سر نے بخوبی انجام دیے۔ امیدوار مرزا کامران آفتاب بیگ کی تلاوتِ قرآنِ مجید سے ورک شاپ کا آغاز ہوا۔ اِس موقع پر علی انجم رَضوی نے اعلان کیا کہ ٹی۔ای۔ٹی امتحان کی تیاری کے لیے دھولیہ شہر میں مئی کے پہلے ہفتہ میں 20 روزہ ریگولر کلاس کا آغاز ہوگا۔ جس میں روز چار گھنٹے ماہر اساتذہ مختلف مضامین کی تدریس کریں گے۔ اُنھوں نے کہا کہ ”اُمید ہے کہ 7 اور 8 فروری 2026ء کو ہونے والے سی۔ٹی۔ای۔ٹی امتحان کی رہنمائی کے لیے دھولیہ میں رکھے گئے پندرہ روزہ کامیاب ریگولر کلاس کی طرح ٹی۔ای۔ٹی کا یہ بیس روزہ ریگولر کلاس بھی کامیاب رہے گا۔“ شرکاء نے ورک شاپ کو نہایت مفید، معلوماتی اور رہنما قرار دیتے ہوئے گائیڈ علی انجم رضوی کی ستائش کی اور منتظمین کی کاوشوں کو سراہا۔ اِس کامیاب پروگرام نے تعلیمی حلقوں میں ایک مُثبت پیغام دیا اور اساتذہ و طلبہ کے لیے نئی راہیں ہموار کرنے کی امید پیدا کی۔

ناندیڑ میں پولیس کی مختلف کارروائیاں

اسلحہ، جانوروں کے تحفظ اور جوا مخالف ایکشن

ناندیڑ:25/اپریل: مہاراشٹر پولیس کے تحت ناندیڑ ضلع میں مختلف مقامات پر کارروائیاں کرتے ہوئے اسلحہ، جانوروں کے تحفظ اور جوا مخالف قوانین کے تحت کئی مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

1) بھارتی اسلحہ قانون کے تحت کارروائی (وزیر آباد)

وزیر آباد علاقے میں اسٹریٹ سیفٹی ڈرائیو کے تحت پولیس نے 24 اپریل 2026 کی رات تقریباً 50:8 بجے ترنگا چوک پر کارروائی کی۔اس دوران تین ملزمان کو بغیر اجازت غیر قانونی ہتھیار رکھنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔

گرفتار ملزمان میں* اویناش سونبا لوکھنڈے (عمر 24 سال، ساکن دیگاؤں چال، ناندیڑ)* وشال تارا سنگھ پرمار (عمر 19 سال، ساکن گاڑی پورہ)* گنراج ودولسنگھ پرمار (عمر 19 سال، ساکن گاڑی پورہ) شامل ہے۔پولیس نے ان کے قبضے سے دو لوہے کے چاقو اور ایک ایئر گن (کل مالیت 2400 روپے) ضبط کی۔اس معاملے میں بھارتی اسلحہ قانون اور بھارتی نیائے سنہیتا 2023 کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے، جبکہ مزید تفتیش جاری ہے۔

2) جانوروں کے تحفظ قانون کے تحت کارروائی (ہمایت نگر)

ہمایت نگر میں 24 اپریل 2026 کو صبح تقریباً 7 بجے سبنا سے واشی جانے والی سڑک پر پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے دو افراد کو گرفتار کیا۔

ملزمان میں سلطان شیخ شاندولا (ساکن گنیش واڑی، ہمایت نگر)* محمد ارشاد محمد خلیل (ساکن امبیڈکر چوک، ہمایت نگر) ہیں۔یہ افراد ایک بولیرو پک اپ گاڑی (نمبر TA-1548-AP-15) میں بغیر اجازت 6 گائے نسل کے جانوروں کو ظالمانہ طریقے سے باندھ کر لے جارہے تھے۔گاڑی کی قیمت تقریباً 4 لاکھ روپے جبکہ جانوروں کی قیمت 64 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔اس معاملے میں جانوروں پر ظلم کی روک تھام ایکٹ 1980 اور مہاراشٹر اینیمل پروٹیکشن ایکٹ 1976 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

3) جوا مخالف کارروائی (اتوارہ): اتوارہ پولیس نے 24 اپریل 2026 کو رات تقریباً 30:12 بجے شانتی نگر علاقے میں چھاپہ مار کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی جوا کھیلنے والے افراد کو گرفتار کیا۔ملزم سنجیو ستیش پارکر (عمر 22 سال، ساکن جونا مونڈھا، ناندیڑ) کے خلاف کارروائی کی گئی۔پولیس نے موقع سے 910,4 روپے نقد رقم اور جوا کا سامان ضبط کیا۔اس معاملے میں مہاراشٹر جوا قانون کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے اور مزید تحقیقات جاری ہیں۔پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار کی ہدایت پر جاری اس خصوصی مہم کے تحت شہر میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف سخت کارروائیاں جاری ہیں۔

پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا کے تحت خریف 2025 کے نقصانات کا

معاوضہ ناندیڑ ضلع کے کسانوں کے کھاتوں میں رقم جمع ہونا شروع

ناندیڑ، 24اپریل: پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا کے تحت خریف سیزن 2025 میں ہونے والے فصل نقصان کے عوض ناندیڑ ضلع کے کسانوں کیلئے 93.813 کروڑ روپے کی بڑی رقم منظور کی گئی ہے، جس کی ادائیگی کسانوں کے بینک کھاتوں میں جمع ہونا 21 اپریل 2026 سے شروع ہو چکی ہے۔اس اسکیم کے تحت ضلع کے 819,34,4 کسانوں نے 737,29,8 بیمہ درخواستیں داخل کی تھیں اور 900,13,5 ہیکٹر رقبہ پر فصلوں کا بیمہ کیا گیا تھا۔اگست تا ستمبر 2025 کے دوران شدید بارشوں (اَتوِرشٹی) کے سبب تقریباً 932,27,7 ہیکٹر رقبہ پر فصلوں کو شدید نقصان پہنچا تھا۔متاثرہ بیمہ شدہ کسانوں کو اس اسکیم کے تحت مجموعی طور پر 93.813 کروڑ روپے کا معاوضہ منظور کیا گیا ہے، جس کی تقسیم بیمہ کمپنی کے ذریعے اسکیم کے آن لائن پورٹل سے (Direct DBT Benefit Transfer) کے تحت براہِ راست کسانوں کے کھاتوں میں کی جارہی ہے۔اس اسکیم کے مطابق بوائی سے لے کر کٹائی تک کے عرصہ میں قدرتی آفات یا دیگر عوامل سے پیداوار میں کمی کی بنیاد پر، مقررہ حد (Threshold Yield) کے مقابلے میں پیداوار میں ہونے والی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے معاوضہ دیا جاتا ہے۔اس دوران ضلع میں سویابین، مونگ، اُڑد جیسی فصلوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا تھا۔اس یوجنا کے تحت سویابین، مونگ، اُڑد، کپاس، تور اور جوار جیسی فصلیں نوٹیفائیڈ ہیں اور خریف 2025 سے بہتر شدہ حد پیداوار کے اصول پر بیمہ نافذ کیا گیا ہے۔ضلع میں مجموعی طور پر 3312 فصل کٹائی تجربات (Crop Cutting Experiments) کی منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ضلع کلکٹر راہل کردیلے اور ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر دتا کمار کلسائیت کی رہنمائی میں ان تجربات کی باریک بینی سے منصوبہ بندی کی گئی۔ریونیو، دیہی ترقی اور زرعی محکموں کے افسران کے ساتھ مسلسل میٹنگز کے ذریعے یہ یقینی بنایا گیا کہ تمام تجربات CCE موبائل ایپ کے ذریعے شفاف اور درست طریقے سے مکمل ہوں۔اس دوران بیمہ کمپنی کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کو رہائشی ڈپٹی کلکٹر کیرن امبیکر کی صدارت میں قائم کمیٹی نے حل کیا، جس کے بعد ضلع کو اس مد میں 93.813 کروڑ روپے کی منظوری حاصل ہوئی۔فی الحال اس رقم کی تقسیم جاری ہے اور تمام بیمہ شدہ کسان اسکیم کے پورٹل پر اپنے آدھار نمبر کے ذریعے لاگ اِن کر کے OTP درج کر کے اپنی منظور شدہ رقم کی تفصیلات دیکھ سکتے ہیں۔

ناندیڑ میں چار بچوں کی ہلاکت: قومی انسانی حقوق کمیشن

کا ازخود نوٹس، دو ہفتوں میں رپورٹ طلب

ممبئی/ناندیڑ (24اپریل): قومی انسانی حقوق کمیشن بھارت نے ناندیڑ کے اسلام پورہ علاقے میں پیش آئے دلخراش واقعے پر ازخود نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ حکام سے تفصیلی رپورٹ طلب کر لی ہے۔میڈیا رپورٹس کے مطابق 16اپریل 2026 کو اسلام پورہ میں نالے کی تعمیر کے قریب تقریباً 15 فٹ گہرے پانی سے بھرے گڑھے میں ڈوب کر چار بچوں کی موت ہوگئی تھی۔بتایا گیا ہے کہ یہ نالہ مقامی بلدیہ کی جانب سے تعمیر کیا جارہا تھا اور قریب ہی گڑھے میں پانی جمع ہوگیا تھا۔کمیشن نے اس واقعے کو ممکنہ طور پر انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے ناندیڑ واگھالا میونسپل کارپوریشن کے کمشنر، ضلع مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کو نوٹس جاری کیا ہے۔نوٹس میں ہدایت دی گئی ہے کہ دو ہفتوں کے اندر مکمل رپورٹ پیش کی جائے۔رپورٹ میں مرنے والے بچوں کے اہل خانہ کی صحت کی صورتحال اور اگر کوئی معاوضہ دیا گیا ہو تو اس کی تفصیلات شامل کرنے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔رپورٹس کے مطابق واقعے کے وقت بچے نالے کے قریب کھیل رہے تھے اور پانی کی گہرائی کا اندازہ نہ ہونے کے باعث گڑھے میں اتر گئے۔بچوں کی چیخ وپکار سن کر مقامی افراد اور پولیس موقع پر پہنچے اور بچانے کی کوشش کی، مگر انہیں بچایا نہ جاسکا۔یہ واقعہ سامنے آنے کے بعد علاقے میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور حفاظتی انتظامات پر سوالات اٹھائے جارہے ہیں۔

کھاد کی قلت، ذخیرہ اندوزی اور کالا بازار روکنے کیلئے

ضلع کلکٹر کی زرعی مراکز پر اچانک کارروائی

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ، 25اپریل: خریف سیزن کے پیش نظر ضلع کلکٹر راہل کردیلے نے نیو مونڈھا، ناندیڑ میں واقع وسندھرا فرٹیلائزرز“ زرعی ان پٹ سیل سینٹر اور اس کے گودام کا اچانک معائنہ کیا۔اس موقع پر ذخیرہ شدہ کھاد کا جائزہ لیا گیا۔اس کے علاوہ شری فرٹیلائزرز“ زرعی خدمات مرکز کا بھی دورہ کر کے بازار میں کھاد اور بیجوں کی فراہمی اور فروخت کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی گئیں۔ضلع کلکٹر نے زرعی ان پٹ فروخت کنندگان کے لائسنس، اسٹاک رجسٹر اور ای-پوس (e-POS) مشینوں کی جانچ کی اور دستیاب کھاد کے حقیقی ذخیرے کی تصدیق کی۔اس دوران ہدایت دی گئی کہ ای-پوس مشین کے بغیر کھاد کی فروخت ہرگز نہ کی جائے اور نہ ہی کسی قسم کی ذخیرہ اندوزی کی جائے۔مزید برآں، یوریا اور ڈی اے پی کھاد کی فروخت کے سلسلے میں ضلع بھر کے تمام زرعی مراکز کی خریف سیزن سے قبل سو فیصد جانچ مکمل کرنے کی ہدایت متعلقہ افسران کو دی گئی، جن میں پونم چاترمل بھی شامل ہیں۔مراکز کو ہدایت دی گئی کہ نمایاں مقام پر معلوماتی بورڈ آویزاں کریں اور ای-پوس کے ذریعے حاصل شدہ رپورٹ کو حقیقی اسٹاک اور رجسٹر سے ملا کر تصدیق کریں۔معائنے کے دوران کھاد کی فروخت کے بلوں کی بھی جانچ کی گئی اور اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ کسانوں نے واقعی وہ کھاد خریدی ہے۔ضلع کلکٹر نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ کسانوں کو معیاری زرعی اشیاء مناسب قیمت پر فراہم کی جارہی ہیں یا نہیں۔انہوں نے سختی سے ہدایت دی کہ کھاد کی قلت، مصنوعی ذخیرہ اندوزی، بلیک سسٹم اور کالا بازاری کو کسی بھی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔اگر کوئی بھی فرد خفیہ طور پر کھاد ذخیرہ کرتا پایا گیا یا مصنوعی قلت پیدا کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔بلیک طریقے سے فروخت یا کسانوں کے ساتھ دھوکہ دہی کی صورت میں فوری طور پر لائسنس معطل کر دیا جائے گا، جبکہ زائد قیمت پر فروخت کرنے والوں کے خلاف جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔ضلع کلکٹر نے واضح کیا کہ کسانوں کو معیاری زرعی اشیاء کی فراہمی یقینی بنائی جائے اور جعلی یا ناقص معیار کی اشیاء کے خلاف ”زیرو ٹالرنس“ پالیسی اپنائی جائے۔زرعی اشیاء کے معیار کی نگرانی کے لیے متعلقہ محکمہ کو ہر ممکن اقدامات کرنے کی ہدایت دی گئی۔اس موقع پر ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر دتا کمار کلسائیت، زرعی ترقیاتی افسر انیل کمار ایتواڑے، ڈویژنل ٹیکنیکل افسر بالاجی منڈے، مہم افسر سچن کپاڑے، ضلع کوالٹی کنٹرول انسپکٹر امول پنکم، تحصیل کوالٹی کنٹرول انسپکٹر پونم چاترمل، آر سی ایف نمائندہ کیپے اور IFFCO کے ضلعی نمائندہ گھاڈگے بھی موجود تھے۔

شدید گرمی میں مزدوروں کا تحفظ

تاجر کی اولین ذمہ داری قرار

ناندیڑ، 25اپریل: بڑھتے ہوئے درجۂ حرارت اور ہیٹ ویو جیسی صورتحال کے پیش نظر دوپہر 12 بجے سے شام 4 بجے تک کھلے مقامات پر کام کرنے والے مزدوروں کے ساتھ ساتھ کارخانوں، دکانوں، ہوٹلوں، ریستورانوں، آئی ٹی کمپنیوں، شاپنگ مالز، خردہ فروشی کے مراکز، ایم آئی ڈی سی کے صنعتی یونٹس اور دیگر مقامات پر کام کرنے والے کارکنان کی صحت کو شدید خطرات لاحق ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے۔تمام اداروں کو اس کا سنجیدگی سے نوٹس لینے کی ہدایت دی گئی ہے۔حکام کے مطابق شدید گرمی سے مزدور طبقے کا تحفظ کرنا آجر (مالک) کی بنیادی ذمہ داری ہے، اور اس سلسلے میں فوری اقدامات کرنا تمام اداروں کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ہدایت میں کہا گیا ہے کہ دوپہر 12 سے شام 4 بجے کے دوران مزدوروں سے سخت جسمانی مشقت والے کام نہ لیے جائیں۔اس کے بجائے کام کے اوقات میں تبدیلی کی جائے یا ایسے کام عارضی طور پر بند رکھے جائیں۔مزدوروں کے لیے سایہ دار جگہیں اور آرام گاہیں فراہم کی جائیں، جبکہ کام کی جگہ پر صاف، ٹھنڈا اور وافر مقدار میں پینے کا پانی دستیاب ہونا چاہیے۔مزید یہ کہ کام کی جگہوں پر حفاظتی ہدایات اور ہنگامی نمبرز واضح طور پر آویزاں کیے جائیں، اور مقامی محکمہ صحت کے ساتھ تال میل رکھتے ہوئے ہیٹ اسٹروک جیسے معاملات میں فوری طبی امداد فراہم کرنے کا انتظام بھی یقینی بنایا جائے۔ان ہدایات پر عمل نہ کرنے کی صورت میں متعلقہ اداروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔یہ انتباہ اسسٹنٹ لیبر کمشنر آشیش دلیپ ڈھولے کی جانب سے جاری کیا گیا ہے۔

صنعتی و مراٹھی زبان کے وزیر ڈاکٹر ادے سامنت کا ضلع ناندیڑ کا دورہ

ناندیڑ (نمائندہ) ریاست مہاراشٹر کے صنعتی اور مراٹھی زبان کے وزیر**ڈاکٹر ادے سامنت**اتوار 26 اپریل کو ضلع ناندیڑ کے دورے پر آرہے ہیں۔ان کے دورے کا تفصیلی شیڈول جاری کر دیا گیا ہے۔جاری پروگرام کے مطابق، ڈاکٹر ادے سامنت 26 اپریل 2026 بروز اتوار صبح 30:11 بجے ممبئی سے ہوائی جہاز کے ذریعے ناندیڑ ایئرپورٹ پہنچیں گے۔وہاں سے وہ بذریعہ سڑک حدگاؤں کے لیے روانہ ہوں گے۔دوپہر 01:1 بجے وہ**بالاصاحب ٹھاکرے**کے جنم شت آبڈی (صدی سالہ جشن) کے موقع پر منعقدہ اجتماعی شادی پروگرام میں شرکت کریں گے۔یہ تقریب پنچشیل سیکنڈری وہائر سیکنڈری اسکول، حدگاؤں میں منعقد ہوگی۔اس کے بعد دوپہر 45:1 بجے وہ حدگاؤں سے واپس ناندیڑ کے لیے روانہ ہوں گے۔دوپہر 45:2 بجے وہ**گوداوری اربن ملٹی اسٹیٹ کریڈٹ کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ، ناندیڑ**میں خیر سگالی ملاقات کریں گے۔

بھارت کی ”آتم نربھر“ بلٹ ٹرین B-28 بنگلورو میں بنائی جائے گی۔

اشونی ویشنو

بنگلورو۔25/اپریل۔ایم این این۔ریلوے کے وزیر اشونی ویشنو نے ہفتے کے روز کہا کہ ہندوستان اپنے دیسی بلٹ ٹرین پروگرام کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے، جس میں ”آتم نربھر ورژن B-28“ اب مقامی طور پر ڈیزائن اور تیار کیا جارہا ہے۔یہ بات انہوں نے آج کہی جب انہوں نے بنگلورو میں ایک تیز رفتار ٹرین مینوفیکچرنگ سہولت کا افتتاح کیا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔